

اردو کے کلاسیکل دینیاتی ادب کی تحصیل
میں صوفیہ و علمائے تعلیمات کا قتل

نُورِ اِیْمَان

الترجمة

مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
تلمیذ مرزا غالب

إهتمام شاعري

محمد رضا باقر قزوینی

ممالک رام

دارالافتاء

۸۰ مری پٹی منبر علی الدین جلائی، استاد پارہ گڑھ، لاہور

+92-321-9425765 +92-42-37115165

وَلَجَاءُ عَمَلِهِ إِلَى اللَّهِ فَذَرْهُمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغافِلينَ



قَدْ فُتِحَ لَنَا فِي هَذِهِ السُّبُحَةِ الْبَارِعَةِ الْبَابُ الْمُبِينُ

وَقَدْ طُبِعَ بِمَكْتَبَةِ الْمَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ فِي سَنَةِ ١٢٨٠

رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالْمُسْلِمِينَ إِخْوَانًا

صدر بزم فکر و فن

ذی العصر فیروز اسلام اشرف العلماء امام المہتممین

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی
دائر العلوم شہید رضویہ، سلاں والی، سرگودھا

حلقہ از باب سخن

امیر البیان سہروردی۔ راجا رشید محمود۔ خواجہ مفتی حیدر۔ شیخ رحمانی۔ میرزا امجد رازی
مولانا محمد الیاس عطار قادری۔ صاحب زادہ فیض الامین فاروقی۔ صاحب زادہ محمد محبت اللہ نوری
حافظ عبدالغفار حافظ۔ ریاض حسین چودھری۔ پروفیسر منیر قصوری۔ رفیع الدین ذکی قریشی
عبدالقیوم طارق سلطان پوری۔ سید بادشاہ قاسم بخاری۔ منشا تاج قصوری۔ محمد شہزاد جمدی
سید سعید بدر غلام مصطفیٰ جمدی۔ سید عارف محمود مجتہد رضوی۔ ابوالحسن واحد رضوی

تصدیر

۱۳

متواتر

نور ایمان

صادر

مولانا محمد عبدالسیح بیدل رام پوری

شاعر

علامہ مفتی غلام حسن قادری

ناظر

محمد رضا الحسن قادری شغلہ

ناشر

مولانا قادری مہاجر احمد نظامی

ناصر

والضحیٰ جلی کیشور لاہور۔ انوار الاسلام، چشتیاں ڈاکھٹا اللہ شاہ

ذاخر

فی اشوال المکرّم ۱۴۳۳ھ / ستمبر ۲۰۱۲ء

ظاہر

40 روپے NET

مقادیر

دارالاسلام

کی طرف سے

اس دیوان فصاحت بیان عطا ہے رحمن

کا اعتنائے نسبت و ایصالِ ماثبات

صاحب دیوان کے استاد معرفت بنیاد

فرماں رواے اردو سے معلیٰ، اعتراف و جلالت ادب ہندی

نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ

نواب میرزا اسد اللہ بیگ خان

غالب (اسد) دہلوی عرف مرزا نوشہ

(تولد ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء - - توفی ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۹ء)

کے اسم سہی سے کیا جاتا ہے

پیش از کتاب....

حامد آغا صاحب۔ و بعد "دائر الاسلام" لاہور کے احیاء تراش علیہ اسلام کے وسیع تر گراں قدر اشاعتی پروگرام میں محمد اللہ قدس بر عظیم کی کثیر نام و ردہ آؤدافاضل اشاعتی شخصیات کی پچاسوں علمی تحقیقی ادبی فنی تاریخی نگارشات شامل ہو چکی ہیں، علی الخصوص وہ علماء جن کی یادوں کے نقوش کسی قدر تو زمانے کی دست برد سے مٹاؤاے۔ لیکن اپنوں کی غافلئ ان کے استحقاق حقوق کی سب سے بڑی جرم وار ٹھہری، ان کی ذاتی تحریرات کو تحقیق کے تعلیقی اصولوں اور طباعت کے عصری تقاضوں کے مطابق شائع کرنا اس دقیق و طویل منصوبے کا مرکزی نقطہ عمل ہے۔ رب کریم کو منظور ہوا تو جلد ہی نایاب اور کم یاب قسم کی کتب کی ایک معقول تعداد اہل اسلام کے ہاذوق طبقے کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

آردو زبان کے زمانہ آغاز سے تاعروج اس کے ارتقا اور فروغ ادب میں شعراء و ادبا کا حصہ اگر بے بہا ہے، تو بلاشبہ اس کی تکمیل اور کلاسیکل شکل کی تعمیر میں صوفیہ علماء کی خدمات کو بھی کچھ کم دخل نہیں رہا۔ محمد لغت، منقبت جو مذہبی ادب کے ترکیبی اجزائیں ان میں حضرات علماء و صوفیہ نے اپنے گراں مایہ آثار چھوڑے ہی علاوہ ان اصناف کے سخن کی تمام تر ہیئتوں میں انھوں نے کمال طبع آزمائی کی، بل کہ بہت سوں کی اعجاز آفرینی نے قوت نئی اصناف تک ایجاد کر دیں، اساتذہ فن سے انھوں نے اسلامیات کی اپنی طرز کار الاکلام انھوں نے کہا، اکثریت ان میں صاحب دیوان کی معلوم بھی ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ آردو زبان و ادب کی تاریخ مرتب کرنے والا مؤرخ ان حضرات قدسی صفات کے نام بھول جاتا ہے! ان کی شعروثر کی تخلیقی نگارشات سے آنکھ پڑانے میں وہ کیوں قصور وار نہیں ہے!! ان کی لائبدی خدمات کو سراہنا تو دور، ان کے اسماء گرامی قدر کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا، رسماً اجتماعی تذکرہ تو ہوتا رہتا ہے، لیکن بڑے بڑے اساطین فکر و فن کو فرد آفر داذکر کرنے کی زحمت نہیں اٹھائی جاتی، زیادہ پیچھے نہ جائیں، ۱۸۵۷ء کے قریب دور کے کتنے آردو علماء کو تو تاریخ ادب آردو میں سدا خواہمجا ذکر کیا گیا ہے!! خال خال شخصیات کہ جن کی حیات ان کے آو با سے تعلقات استوار ہے ان کا ذکر شروع سے چلا آ رہا ہے، بہ وجود ہے کہ ان سے بڑے بڑے ادب کے شیدائی اور ماہر باہر ان کے معاصرین میں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صوفیہ کرام اور علماء دین کو ہی کیوں پردہ خفا میں رکھا جاتا ہے؟ کیا اہل و ذول کی اصالت سے دور دراز مدح سرائی کرنے والوں اور زے نذرانے بٹورنے والے درباری چاکروں، رقص و سرود کی آواز آنے والوں اور بادبشی کے نشے میں بدست رہنے والوں کو ہی ادیب بننے کا حق رہ

گیا ہے؟ کیا برقی کینوس پر تماشا کرنے والے چھوکرے، میڈیا کے کھلونے اور سرکار کے جیلے ہی ادب داں کہلانے کے سزاوار ہیں؟ بات یہیں بس نہیں ہوتی، سرکاری ادارے جن کا مسلک اذیت و عنیت کی ترویج و تشہیر ہوتا ہے وہ علماء کے لٹریچر چھاپنے سے ہی دست، ادبی حلقے ان کے تذکار سے جاری نشری مکاتب ان کے کام سے بے بہرہ، عوام ان کے نام سے لاعلم کس کس بے انصافی کا ماتم کریں۔ کیا اس سب کو اس بات کی دلیل سمجھ لیا جائے کہ ادبی تحقیق بھی مذہبیات کے تمام شعبہ ہائے حیات سے اشتقاقی شاخاں بن چکی ہے یا پھر یہ ان حضرات کی دین بیزاری کا نتیجہ ہے۔ غرض کہ Art کو مذہبی اثرات سے منفرد و مجز د کرنے اور Liberal Art کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جاری ہے۔

غرض مذہب کا فقہ اتنا ہے کہ عالم وغیر عالم اور صوفی وغیر صوفی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک اور دو ہر امتیاز ہرگز روا نہ رکھا جائے، حق دار کا حق ادا کیا جائے، جتنا حصہ جس کی زندگی کا اردو کی خدمت میں گزارا ہے اس کا ذکر خیر اسی قبض و بسط کے ساتھ کیا جائے۔ خدا رحمت کرے حضرت حامد حسن قادری جماعتی پردہ انھوں نے "داستان تاریخ آردو" (۱۹۳۸ء) میں اس نامعقول روایت کو خوب توڑا۔ بابائے آردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے "آردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام" لکھ کر اس کی کوکسی قدر پورا کیا۔ چند راست مزاج محققین نے خانوادہ چشتیہ کی آردو سے نسبت کو نمایاں کرنے کی مہر وک سعی کی ہے۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے "آردو نثر کے ارتقا میں علماء کا حصہ" (شرابی ہند میں ۱۸۵۷ء تک) "آردو ڈاکٹر محمد سلیم (پوچھاں چکوال) نے بھی اسی عنوان پر (۱۸۵۷ء تا ۱۹۳۷ء) ڈاکٹر یٹ کیے ہیں۔ وغیرہ، لیکن ان اسکی ڈیکلی اور الگ تھلک تحقیقات سے اس حرج کا جو برسوں ہوتا آیا ہے اور خدا معلوم آئندہ گان کو کب تک ہوتا رہے گا کتنا ازالہ ہو سکا ہے، سوچنے کی بات ہے!!!

"دائر الاسلام" کے سنگ آج ہم ایک نئے دور کا آغاز کرنے جا رہے ہیں، صوفیہ اور علماء اسلام کا نادر آردو و نثری سرمایہ تو محمد اللہ ۱۴ سال سے اہل فکر و نظر کے سامنے لایا جا رہا ہے، اب سے ان شاء اللہ مذہبی ادب کے شعری فن پارے بھی ماثق قدّر علیہا اب باب علم و دانش کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔ کافی مراد آبادی کے تعلیمات اور خورشی دہلی کے رسائل نظم و نثر تو پہلے سے ادارے کے اشاعتی منصوبے کا حصہ ہیں، ان کے سوا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، نظام سرور لاہوری، بلطف بریلوی، حافظ بیلی، حبیبی، مظفر خیر آبادی، حامد حسن قادری، ضیاء الدیوبی، اختر الہامدی، بیگل آتشی کے دوادین و مجموعہ ہائے کلام کو اس دائرہ کار میں شامل کیا جا رہا ہے، جو خدا کے فضل و احسان سے تحقیق و ادب کے اعلیٰ اسلوب پر نشر کیے جائیں گے۔ واللہ ذو الفضل العظیم ولا رادق یصلہ العوینہ۔

محمد رضا الحسن قادری

نگران امور کلید "دائر الاسلام" لاہور

جمعہ رات ۱۱ شوال ۱۴۳۳ھ / ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء

مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری رحمہ اللہ

— مالک رام —

قصہ رام پور منھیاراں (ضلع سہارن پور) کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد شیخ محمد یوسف مشہور طبیب تھے۔ سلسلہ نسب صحابی رسول حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

بیدل کی ابتدائی تعلیم حلی طور پر ہوئی۔ اس کے بعد چند سے مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے استفادہ کیا، اور بالآخر ۱۲۷۰ھ (۱۸۵۳ء) میں مزید کتب علم کی غرض سے دہلی کا رخ کیا۔ یہاں اس وقت مولوی امام بخش مہبائی اور صدر الصدور مولوی صدر الدین آزادہ کا طوطی بولتا تھا۔ چنانچہ انھوں نے بھی فارسی کی تکمیل مہبائی سے کی اور عربی اور حدیث و تفسیر کی آزادہ سے۔ ان کے علاوہ اساتذہ عہد مولانا احمد علی سہارن پوری، مولوی سعادت علی سہارن پوری، مولانا شیخ محمد تھانوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی سے بھی کچھ استفادہ کرنے کی روایت موجود ہے۔ یوں وہ علوم مرذہ میں درجہ کمال کو پہنچ گئے۔

قیام دہلی کے زمانے ہی میں شعر و شاعری سے رغبت پیدا ہوئی، تو میرزا غالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی شاگردی اختیار کر کے اردو میں شعر کہنے لگے۔

سات برس میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد کتب معاش کا مرحلہ پیش آیا۔ سب سے پہلے ۱۲۷۷ھ (۱۸۶۰ء) میں رڑکی (ضلع سہارن پور) میں ایک برہمن ٹھیکے دار کے بیٹے ناہر سنگھ کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوئے۔ نوجوان ناہر سنگھ ان کی بزرگی اور زہد و ورع اور دین داری و تقویٰ سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ خلیل الرحمن اس

کا اسلامی نام رکھا گیا تھا۔ جب یہ خبر ناہر سنگھ کے خاندان تک پہنچی تو انھوں نے پہلا کام یہ کیا کہ عبد السمیع کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔ ناہر سنگھ پر بھی بہت سختی کی گئی، لیکن اس نے استقامت کا ثبوت دیا اور اپنے اعتقاد پر قائم رہا۔^۱

مولوی عبد السمیع رڑکی سے نکلے، تو اپنے وطن پہنچے۔ حسن اتفاق سے انہیں ایام میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی^۲ ہندستان آئے ہوئے تھے۔ اپنی تعلیم و تربیت اور افتاد طبع کے زیر اثر عبد السمیع ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی صاحب نے ان کے علم و تقویٰ سے متاثر ہو کر انھیں اپنے حلقہ ارادت میں شامل کر لیا۔ روایت ہے کہ عبد السمیع صاحب

۱- حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی سوانح عمری میں جن مولانا خلیل الرحمن کا ذکر آتا ہے، وہ یہی صاحب ہیں، انھوں نے بعد کو علوم اسلامیہ میں مہارت پیدا کر لی اور پھر ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ وہاں حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان سے خلافت پائی۔ مکہ ہی میں فوت ہوئے۔

۲- مولانا امداد اللہ کوشتاد و شش ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ (یکم جنوری ۱۸۱۸ء) کانوت (ضلع سہارن پور) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد امین العمری تھانوی تھے۔ مولانا امداد اللہ نے فارسی کی کئی تعلیم کے بعد مولانا قنبر بخش ہلال آبادی سے مثنوی مولانا دوم پریمی۔ پھر دہلی آئے اور شیخ نعیر الدین شافعی مجاہد کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور ان کے شہید ہوجانے کے بعد اولاد چند سے تھا نا بھون میں رہے، پھر شیخ نور محمد جمہانوی بیٹے کی خدمت میں پہنچ کر ان کی بیعت کر لی، اور ان کے حکم کی تعمیل میں ارشاد و تحقیق میں جٹ گئے۔

۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں پیش تر علما و صلحا نے مولانا امداد اللہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا تھا۔ لیکن شاملی (ضلع مظفر نگر) کے معرکے میں دیسی فوج کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ مجبوراً اس کے بعد پیش تر علما و پویش ہو گئے اور کچھ اصحاب نے ملک سے ہجرت کرنے میں حافیت دیکھی۔ انہیں میں مولانا امداد اللہ بھی تھے۔ انھوں نے وطن سے نکل کر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اسی سے صفت ”مہاجر مکی“ کو یا ان کے نام کا جو بن گئی ہے۔ یہاں انھوں نے مجاہدات و عبادات سے وہ مقام حاصل کر لیا جس نے انھیں مرجع اصحاب علم و تحقیق بنا دیا۔ علما سے عصر میں سے ایک بڑی تعداد نے ان کی بیعت کر لی تھی۔

انھوں نے تصنیف و تالیف میں بھی اپنے آثار چھوڑے ہیں، لیکن یہ سب کے سب تصوف اور معرفت کے مضامین سے متعلق ہیں۔ ”نسیا القلوب“ فارسی میں اور ”ارشاد مرشد“، ”گلزار معرفت“، ”تحفۃ العشاق“، ”جہاد اکبر“، ”لذائے روح“، ”درد نامہ غمناک“ وغیرہ اردو نظم میں ہیں۔

چہار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ (۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء) مکہ معظمہ میں رحلت کی۔ قبرستان جنت البقیع میں آسودہ خواب ابدی ہیں۔ (ترجمہ الخواطر ۸۰: ۷۰-۷۲)

نے حاجی صاحب موصوف کی بیعت قصبہ جھنجھانا (ضلع مظفرنگر) میں اسی درخت کے نیچے کی تھی، جہاں کسی زمانے میں خود حاجی صاحب نے اپنے پیر طریقت حضرت میاں نور محمد جھنجھانوی کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے انھیں خلافت سے بھی مشرف فرمایا۔

میرٹھ (یوپی) کے ڈوڈا میں شیخ الہی بخش (ف: ۲۱ مئی ۱۸۸۳ء) کا نام بھی تعارف کا محتاج نہیں۔ انھوں نے اپنی دولت رفاہ عامہ کے کاموں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کے اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس پر انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حافظ عبدالکریم (ف: ۷ نومبر ۱۹۰۵ء) کے تینوں بیٹوں (غلام محمد الدین، وحید الدین، بشیر الدین) کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی۔ انھیں ان تینوں صاحب زادوں کے لیے ایک صاحب استعداد اور موزوں استاد کی ضرورت تھی۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ مولوی عبدالسمیع بیدل فارغ ہیں، تو انھوں نے مولوی صاحب کو میرٹھ آئے کی دعوت دی، جو بیدل نے قبول کر لی۔ ان تینوں لڑکوں نے نہ صرف ان سے فارسی، عربی اور دینیات کی تعلیم پائی، بل کہ بعد کو بیعت طریقت بھی کر لی۔

اس سلسلے میں ایک لطیفہ پیش آیا، جس سے بیدل کے تقویٰ اور محتاط طبیعت کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے:

بیدل کے تقرر پر یہ طے ہوا تھا کہ انھیں بارہ روپے مشاہرہ کے علاوہ رہنے کو مکان اور "روٹی" بھی دی جائے گی۔ چنانچہ کھانے کے وقت چپاتی اور مختلف قسم کے سالن خوان میں پیش ہوئے۔ آپ نے چپاتی اٹھالی اور اسے پانی کے ساتھ نوش فرمالیا۔ خوان واپس پہنچا، تو باورچی نے تعجب کیا اور صورت حال حافظ عبدالکریم صاحب کے گوش گزار کر دی۔ حافظ صاحب نے خیال کیا کہ شاید کھانا مولوی صاحب کے پرند خاطر نہیں تھا، جس سے انھوں نے اسے واپس کر دیا۔ حافظ صاحب نے باورچی کو حکم دیا کہ آئندہ زیادہ پر تکلف کھانا مولوی صاحب کے لیے پکایا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی، لیکن خوان اب بھی جوں کا توں حسب سابق واپس آگیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کھانے میں جو چیز پرند

ہو، اس کے پکانے کا حکم دے دیجیے۔ تو کہا کہ مجھے تو ہر ایک چیز پرند ہے، کھانا میری پرند اور ضرورت کے مطابق ہے۔ جب پوچھا گیا کہ آپ پھر صرف روٹی پر کیوں اکتفا کرتے ہیں اور سالن واپس کر دیتے ہیں؟ تو کس سادگی سے جواب دیا کہ تقرری کے وقت تنخواہ میں صرف "روٹی" ملے ہوئی تھی، سالن لینے کا میرا کوئی حق نہیں تھا، لہذا میں نے اس کے لینے سے اجتناب کیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے عرض کیا کہ "روٹی" میں چپاتی اور سالن دونوں شامل ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے دونوں چیزیں قبول کر لیں۔

ان کے استغنا کا یہ عالم تھا کہ باہر سے گراں قدر مشاہروں پر ملازمت کی دعوتیں آئیں، لیکن انھوں نے ہمیشہ انکار کر دیا، بل کہ روایت یہ ہے کہ ریاست ٹونک کی مدرسہ عالیہ کی صدارت اور چار سو ماہانہ کی پیش کش کی بھی پروا نہ کی۔ حافظ عبدالکریم نے یہ سنا تو انھوں نے چاہا کہ آپ نقصان میں کیوں رہیں، آج سے ہماری طرف سے ۴۰۰ روپیہ ماہانہ قبول کر لیں، انھوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنی زندگی کے آخری ۴۲ برس میرٹھ میں بسر کیے۔ یہیں منگل یکم محرم ۱۳۱۸ھ (یکم مئی ۱۹۰۰ء) کو وہ گراے عالم بقا ہوئے۔ قبرستان حضرت مخدوم شاہ ولایت کے احاطے میں دفن ہوئے۔

اولاد جسمانی میں صرف ایک صاحب زادے محمد میاں تھے، جنھوں نے دلی جا کر حکیم عبدالحمید خان (خلف حکیم محمود خان) سے طب پڑھی اور میرٹھ واپس آ کر اپنا مطب قائم کیا۔ انھیں پہلوانی کا بھی شوق تھا، بڑے قن و قوش کے خوش خوراک آدمی تھے۔ ۶ محرم ۱۳۵۹ھ (۱۴ فروری ۱۹۴۰ء) کو انتقال کیا، اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

شاعری کے آغاز میں بیدل بھی رکی غزل کی طرف زیادہ متوجہ رہے، لیکن جوں جوں مذہب سے شغف بڑھتا گیا اور بالخصوص حاجی امداد اللہ علیہ السلام سے بیعت کے بعد، نعت و منقبت سے زیادہ مزاولت رہنے لگی۔ ان کی مندرجہ ذیل ۱۲ مطبوعات کا پتہ چل سکا ہے۔ یہاں کہ ان کے ناموں سے ظاہر ہے، پیش تر مذہبی موضوعات خاص کر نعت و مولود سے متعلق ہے۔ ۲ مناظرہ کے تحت آتی ہیں، اور ۷ نصاب سے متعلق ہیں:

۱. دافع الالادہام فی محفل خیر الانام لکھنؤ: ۱۲۹۶ھ
۲. انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ میرٹھ: ۱۳۰۲ھ
۳. راحت القلوب فی مولد الحبوب دہلی: ۱۲۹۰ھ
۴. بہار جنت (میلا و شریف) کان پور: ۱۳۱۰ھ
۵. تسکین فی مولد ہادی بیل میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۶. نور ایمان میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۷. حمد باری ①
۸. طراز سخن (مجموعہ کلام) میرٹھ: ۱۳۱۳ھ
۹. جوہر لطیف (نعتیہ مثنوی) میرٹھ: ۱۳۲۷ھ
۱۰. فیضان قدسی فضائل آیہ الکرسی دہلی: ۱۹۲۷ء
۱۱. وسیلہ مغفرت (مجموعہ ادعیہ)
۱۲. منظر الحق ----- ②

آن کا پیش تر منظوم کلام آن کی آخری ایام کی بے توجہی کے باعث ضائع ہو گیا۔ آن کے شاگرد خان بہادر شیخ بشیر الدین جن کی تعلیم و تربیت ہی بیدل کی نگرانی میں ہوئی تھی، بعد کو شعر بھی کہنے لگے تھے۔ وہ تیسرے شخص سے لیتے تھے۔ انھوں نے جہاں تہاں سے کلام جمع کیا اور اسے طراز سخن کے عنوان سے شائع کر دیا۔ ۳۸ صفحات کا یہ مختصر کتابچہ پہلی مرتبہ محمود پریس، میرٹھ سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ نمونے کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

شراف خاں ادھر اب ہیں، ادھر آنسو برستے ہیں تماشا جس طرح برسات میں ہو برق و باران کا
نمود ذرہ بے غور شید کب ممکن ہے اسے بیدل! سبب حق قدم ہے گرمی بازارِ امکان کا
کیا کہوں جو ناکساری میں ہے اسے بیدل! بہار مل کے داند خاک میں کیا سبز و رعنا ہو گیا
مت خون پہ بیدل کی کمر باندھ، کہ وہ تو اک طائر بے بال ہے سو بھی کوئی دم کا

کوئی حسرت نہیں نکلتی ہائے مدعا کوئی رہ نہیں آتا
شبہم کو رونا آتا ہے انجام دیکھ کر غفلت سے مسکراتا ہے غنچہ گلاب کا
وعدت کی رمز کھل نہ سکے بے فنا ہوئے دریا سے وصل ٹوٹ کے ہوئے حباب کا
تھا ابھی وصل، پھر جو آنکھ کھلی یار آغوش سے جدا دیکھا
دار فانی میں آدمی کیا ہے بہتے پانی میں بلبل دیکھا
کیا کہوں کس کس مصیبت سے چلا پیادہ رات پر خ نے گھیرا تھا چکر باندھ کر خم خانہ رات
کیا مصیبت میں کسی کا ساتھ دیتا ہے کوئی دل کو سمجھے تھے یگانہ، ہو گیا یگانہ رات
شمشیر الم دیکھ کے غش آئے ہے جن کو یارب مجھے لائیں گے وہ کیوں کر نہ خیر
گر بلا وہ ہیں تو ہم بھی ہیں جفاکش، دیکھیں بیچ و خم دیں گے ہمیں آپ کے گیموکب تک؟
غم نہیں ہے کہ اضطراب نہیں جان پر میری کیا عذاب نہیں
دل دیا حق نے وہ کہ ہے بے تاب آنکھ وہ دی کہ جس کو خواب نہیں
یاں یہ نوبت کہ سانس گنتے ہیں وال وہ غفلت کہ کچھ حساب نہیں
اپنے عاشق کی بے گلی مت پوچھ دن کو آرام شب کو خواب نہیں
شعلہ رو تیری گرم خوشی سے کون سا دل ہے جو کباب نہیں
مختصر ہے یہ حال بیدل کا تن میں طاقت، جگر میں تاب نہیں
وہ آویں، نہ آویں مگر منتیں ہم جو اپنی سی ہوتی ہے کہ دیکھتے ہیں
وہ دیکھے نہ دیکھے، مگر ہم تو بیدل اسی کو بس آٹھوں پہر دیکھتے ہیں
جب دوڑتے ہیں نفع کو، پاتے ہیں ضرر کو تقدیر کھڑی نہتی ہے تدبیر بشر کو
بیدل میں کبھی کوچہ دل پر میں نہ جانا لایا مجھے میرا دل بے تاب ادھر کو

زہد کا زعم، نہ طاعت پہ ہے تکیہ ہم کو کچھ خدا ہی کے کرم پہ ہے بھر دسا ہم کو

آجانا دم کا زیت، نکل جانا موت ہے ہر دم معاملہ ہے بقا و فنا کے ساتھ
دل کی عبت تلاش ہے، پہلو میں دل کہاں بیدل! تمہارا دل تو حیا دلِ ربا کے ساتھ

نہ بہتے رہے گلشن میں، جفاے باغ باں لیکن رگ گل کی محبت رشتہ بہرے پاسے بہل ہے

اسے دل! تو ہی پھر بہرے قفس توڑ، توپ کر وہ تو نہ بھی حشر تک آزاد کریں گے

پھر دیدہ تحقیق کو وحدت پہ نظر ہے ہیں ذرہ و خورشید برابر کئی دن سے

نہ دل لگاؤ، یہ دلی کے لوگ ہیں بیدل! اب آگے مانو نہ مانو، یہ کہہ دیا ہم نے

انہیں قدسیاں تھی ہائے اس عالم میں جاں میری ہوئی مٹی خراب اس خاک میں آکر کہاں میری

گلی، بازار کوچے میں، چہرہ جاکیں، جہاں سنیے وفا کا میری شہرہ ہے، تری بیداد کا غل ہے

کی شفا کی جو دعا، اور ہوا درد نصیب ہائے میں کیا کہوں اللہ سے اور کیا ہو جائے

[حیاتِ بشر: ۶۶-۸۲ (حاشیہ)، غالب اور عمر غالب: ۱۶۵-۱۷۶، اردو سے مکتی، دلی، شماره اول: غالب نمبر ۱۱۷۰، ۱۹۶۰ء، ۱۰۹ء، ۱۱۷۰] (تلاذ و غالب: مالک رام، ۱۲۱ تا ۱۲۹، ادارہ یادگار غالب، کراچی، سوم، ۲۰۰۸ء)

① ادارہ کے ذخیرہ کتب میں مطبعہ مہتابی، دلی، ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔ ۳۲ صفحات پر

مشتمل یہ فن پارہ حمد یہ مثنوی ہونے کے ساتھ ساتھ مبتدی طلبہ کے لیے الفاظِ ضروریہ کا مختصر لغت بھی ہے۔ ادارہ کی جانب سے اس نادر الموجود شہ پارہ پر کام جاری ہے، ان شاء اللہ البصیر مناسب موقع پر اشاعت بہ زور سے کار لائی جائے گی۔ (ادارہ)

② بعض تذکرہ نویسوں نے رسالہ قَوْلِي النَّبِيِّ فِي تَحْقِيقِ الْبَشَلَاہِ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کا اضافہ کیا ہے۔ (ادارہ)

فہرست عنوان ہائے دیوان نور ایمان

- ۵ * ابتداء فضائل بسم اللہ
- ۶ * حمد خدا و عرض دعا پر توشل مصطفیٰ
- ۷ * نعت سید الکائنات و ذکر بعض معجزات
- ۹ * نعت فارسی
- ۹ * وقت ولادت مصطفیٰ موسم بہار کی دھوم اور حورو ملائک کا ہجوم
- ۱۰ * عروج مدارج مصطفیٰ محبوب خدا ﷺ
- ۱۱ * کلام حسرت بارگاہ ہند در رشک ترویج عبد اللہ با آمنہ
- ۱۲ * دنیا و مافیہا ہمہ فانی و لا بقا
- ۱۲ * مناجات غیر منقوط
- ۱۳ * سخن در منافع عوم کو فزیدن اصحاب کرام ہنگام عازم بودن حسین علیہ السلام
- ۱۳ * نعت مصطفیٰ و دعا سے فوز مدعا
- ۱۵ * نعت فارسی
- ۱۶ * ذکر جمال با کمال حضرت حبیب ذوالجلال ﷺ
- ۱۷ * تنبیہات بر بخیلان تارک الزکوٰۃ
- ۱۷ * استدعا از حضرت مجیب الدعا
- ۱۸ * بیان معراج فوق السماء ذات الابرار
- ۱۹ * محبوب خدا ﷺ کی محبت ایمان کی حجت ہے
- ۲۰ * ظہور جملہ عالم از نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

- * فضائل نام پاک صاحب لولاک ﷺ ۲۰
- * رذائل منکرین در محفل میلاد سید المرسلین ﷺ ۲۱
- * مسحت قیام وقت ذکر ولادت با سعادت علی صاحبہ السلام ۲۲
- * احتیاج محفل میلاد رسالت مآب ﷺ ۲۳
- * امتحان محفل میلاد خیر العباد ﷺ ۲۵
- * شرح بعض صفات سید الکائنات ﷺ ۲۷
- * لذت روح و روان در ذکر سید الانس والجان ﷺ ۲۸
- * توبہ جان بہ وصف نور محمدی و قرآن ۲۹
- * بیان عزت محبوب رب العزت ﷺ ۳۰
- * دنیا چند روز ۳۰
- * نعت آل صاحب الجمال و تضرع بہ درگاہ ذوالجلال ۳۱
- * گلزار عشق آتش بر غلیل اللہ بہ برکات نور رسول اللہ ﷺ ۳۲
- * ذکر معراج صاحب اللواء و التاج ﷺ ۳۲
- * عاشق کردگار را بہ دنیا چہ کار ۳۳
- * رجوع الی اللہ و ترک ماسوی اللہ ۳۴
- * شدائد العذاب فی یوم الحساب ۳۴
- * حمایت عبد اللہ ددیگر آبا سے کرام از آفات و آلام ۳۵
- * ترغیب امت بر اتباع سنت و رذہ عمت ضلالت ۳۶
- * الوداع رمضان و رموزی کہ گر ما شدید بود تحریر نمود ۳۷
- * بہار باغ دنیا را خزان فنا در قفاست ۳۸
- * فضائل درود بر محبوب حضرت و درود ﷺ ۳۹
- * بیان فضائل قرآن ۳۹
- * موت اور قبر کی ضیق میں کوئی رفیق نہیں ۴۰

- * انشا و بیدل اذان در فضائل حج بیت اللہ ۴۱
- * توصیف ماہ میلاد شریف ۴۲
- * بیان اذیت نور خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ و التحیہ ۴۲
- * سلام مشتمل بر علیہ خیر الانام علیہ السلام ۴۳
- * نعت شریف مشتمل بر علیہ الطیف ۴۴
- * نعت فارسی ۴۶
- * حمد رب العالمین ۴۷
- * شرح راز و نیاز و راد اسے نماز ۴۷
- * اعلان فضائل رمضان ۴۸
- * حکم تزییہ بہ صائمان در ماہ رمضان ۵۰
- * معائنہ ظہور اسرار کا منہ در ایام حمل جناب آمنہ ۵۱
- * بالا جمال ذکر اکثر احوال آل صاحب الجمال ﷺ ۵۲
- * امتحان محفل میلاد محبوب رب العباد ﷺ ۵۳
- * مناقبت حضرت مخدوم سید علاء الدین صابر گیری رضی اللہ عنہ ۵۵
- * مناقبت حضرت خواجہ معین الدین سنہری رحمۃ اللہ علیہ ۵۶
- * فضائل صلوات بر روح سید الموجودات ﷺ ۵۶
- * عرض سلام در حضرت خیر الانام ﷺ ۵۷
- * نعت سید الکائنات و عرض بعض حاجات ۵۸
- * دیگر مکرر ۵۹
- * ظہور خوارق علیہ در ایام ارشاد علیمہ سعیدیہ ۵۹
- * لا الہ الا اللہ ۶۰
- * فضائل ذکر میلاد و ماہ میلاد حضرت خیر العباد ﷺ ۶۲

- ۶۲ * وقائع میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
- ۶۳ * حضرت مصطفیٰ ﷺ در ایام صبا مصروف ہو و تماشاخی باشد
- ۶۳ * عرض سلام بہ جناب خیر الانام ﷺ
- ۶۴ * محبوبیت مصطفیٰ ﷺ و ترغیب حب محبوب خدا ﷺ
- ۶۵ * گل نشانی غامہ رنگیں نگار در عرض سلام و مدح حضرت احمد مختار ﷺ
- * اشعار است کہ هنگام باریابی مدینہ منورہ تالیف کرد و خاص وقت حصول شرف
- ۶۶ زیارت روضہ مقدسہ بہ موقوف عرض حضور رسالت مآب در آوردم
- ۶۷ * فرمان مزوج الاشباح والارواح در تشریح سنت نکاح
- ۶۸ * عشرت دنیا سے دنی فناء ثنی ست
- ۶۸ * منقبت سیدنا القوث الاعظم قدس اللہ سرہ کا الا کثرہ
- ۷۰ * سخن پر خون و در شہادت امام حسن علیہ السلام
- ۷۱ * اشعار حسرت افزا در شہادت حسین شہید کربلا
- ۷۱ * تضرع و فریاد بہ درگاہ رب العباد
- ۷۲ * دعائے عام جامع المرام کہ در اقامت مجالس عظام خواندہ می شود
- ۷۳ * ترجیح بند بر شعر دل بند شیخ سعدی شیرازی علیہ السلام
- ۷۴ * ترجیح دیگر بہ طرز مدح بر شعر سعدی آقا ز اللہ قبریۃ المقدس
- ۷۶ * کلام در اوصاف حسین علیہ السلام
- ۷۶ * تضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است
- ۷۷ * مناجات بہ درگاہ حضرت قاضی الحاجات
- ۷۸ * کبھی یہ اشعار بھی محافل میلاد خیر الانام میں وقت قیام پڑھے جاتے ہیں
- ۸۰ * خاتمہ الطبع
- ۸۰ * قطعہ تاریخ از شیخ محمد رشید الدین احمد غلط شیخ وحید الدین رئیس اعظم میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامد و مصلیٰ

عبدالمسیح پیدل اور اللہ رسول کی صفات۔ وہی مثل ہی چھوٹا سنبڑی بات
اس زبان کشف کو اس نام لطیف سے کیا مناسبت۔ خاک کو عالم پاک سے کیا
نسبت۔ بہلا حبکا بال بال خطا و نین بہرا ہوا ہوا اس سے یہ پاک عمل سرا
صواب کیونکر ادا ہو۔ لیکن کیا کیجئے چین نہیں ترنا کہ یہ نام فریجئے۔ کبھی دل
اور زبان کو اس نام سے تہل دریا جاتا ہی کہ لا الہ الا اللہ اور کبھی روح رواں کو
اس نام سے تازہ کیا جاتا ہی کہ فحکم مرسل اللہ ہر پھر کے یہی دو نام ہنسی
دو کی اطاعت سے اہل بیان کا حسن انجام و من یطعم اللہ ورسولہ فقد
قاز فخرًا عظیمًا اور مجالس خیر میں جو اتفاق حاضری ہوتا ہی۔ وہاں بھی یہی
ہوتا ہی کیسے فرمایش کی کہ مجھ میں کو حبیب عالمین کا ذکر شیریں سناؤ۔
کیسے خواہش کی کہ ترک معاصی و قطع علاقہ دنیا کی نسبت فرمان الہی پہنچاؤ۔

۱۵ اور جسے اطاعت کی اسکی اذرا و سکے رسول کی وہ پہنچا ہی مراد کو ۱۵

اگرچہ وہ میری لیاقت نہ میرا منصب۔ مگر مقتضای المامور معذور و نوکام
کئے جاتے ہیں کہ الامروق الادب۔ باقی رہا شعر و سخن اور شاعری کا فن نہ
مجبور شاعری کا دعویٰ ہے۔ نہ شاعرانہ تخیلات اپنا شیوہ۔ ہاں سن بازہ اسکو ستر
ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو بارادہ کسب علوم دینی شہر جان آسای حیات
افزای دہلی میں جانا ہوا حضرت مولانا و مولیٰ العالمین مفتی صدر الدین رفیع
روح الی علیین و دیگر اکابر علماء دین سے درس علوم معقول و منقول شروع کیا۔
ان ایام میں باقتضای عنفوان شباب دہلی میں یہ بھی ایک بوج آئی۔ کہ جناب نواب
نجم الدولہ دیر الملک سدا اللہ خان غالب عرف مرزا نوشہ دہلوی سے شعر میں
اصلاح لینی پھیرائی۔ تب البتہ عاشقی و محشوقی کے مضامین مروجر سید ابن زمان کی
طرز پر لکھتا تھا لیکن ان مضامین پر دلدادہ و فرغیہ تھا۔ اسبوج سے انکو بجا طلت
تمام لکھ لکھ کر محفوظ رکھتا تھا۔ چنانچہ اکثر غزلیں ان وقتوں کی لکھی ہوئی ایسی منتشر
ہو گئیں کہ انکا کہیں پتا نہیں۔ مگر ایک قدردان سخن نے ان میں سے کچھ اشعار
بمشقت فراہم کئے ہیں۔ اور شاید طبع کرانیکے درپے ہیں۔ احوال اس طرز پر شعر گوئی
کوئی دن ہوے۔ پھر یہ بات دہلی میں شکر ہوئی کہ اب اگر احیاناً کبھی شعر گوئی
کا خیال آیا کرے۔ تو اپنا اندیشہ مضامین زلف و سبیل میں بچہ بچا کرے۔
بلکہ اشعار میں یا حمد و نعت کا رنگ ہو۔ یا امور دینیہ میں ناصحانہ ڈھنگ ہو۔
چنانچہ متفرق کبھی کبھی اوقات فرصت میں لکھنے سے اسقدر سرمایہ قلیل فراہم ہوا
بحکم امراض اور وفور اشغال سے مہلت کم ملی اسلئے لکھنا کم ہوا۔ ناظرین کو اس
کتاب کے حاشی کا بھی پڑھنا ضرور ہے۔ کیونکہ بعض مواقع میں دلائل کی تشریح اور

بعض مقامات میں اسناد احادیث و مسائل کی توضیح مسطور ہو۔ اور جو مضمون اکثر عام طور پر مشہور و مروج دیکھا گیا اس پر حاشیہ نہیں لکھا گیا۔ اب حضرت مجیب الدعوت بجاہد الکناسات عاویہؓ کہ یہ بیدار گو قلیل ہے کہ محض اُس کے لطف جمیل و فضل جزیل سے قبول ہو۔ اور اُسکی امداد سے یہ مجموعہ گلدستہ مجالس فی اللہ و ذکر الرسول ہو۔ اور جب تک اپنی حیات ہو۔ امداد الہی کا کرشمہ اپنے ساتھ ہو۔ پھر روز قیامت صحیفہ اعمال دست میں ہر ملے اور میں بکاروں تھا عَمُّ اَفْرَعُوْکَ اَبِیْہِ اَوْ خَرَّتْ اَحْکَمُ اَحْکَمِیْنَ کے فرمان واجب الاداعان سے بہشت ابدی میں مقیم ہوں۔ فی جَنَّتِہِ عَلَیْہِ قَطُوْا فُہَا ذَاہِیْہِ اور لَذَائِدِ و حافی کے خوانوں پر ان پاون کَلُوْا و اشْرَبُوْا ہَدِیْنَا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَامِ الْخَالِیَہِ اور تجلیات جمال حضرت ذوالجلال سے حسبِ نخواستہ و مخواستہ و مَحْبُوْبُوْہِ و مَحْشُوْرُوْہِ کا ضرر و کالی دیکھنا ناظرین نے اس مجموعہ کا نام نور ایمان رکھا خداوند ابراہیم کو پڑھیں اُن کو تجلی ایمان سے پوری کیجو۔ اور اُنکے دل حصول مقاصد سے سرور کیجو۔ یا مہمچ اللہ تیری حبیب کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں آیا ہے کہ اللہ کریم کی جناب میں جو سائل ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہو۔ اُسکا ہاتھ مہبت غیبی سے خالی نہیں جاتا ہو۔

سوره حاقه پاره مبارک الذی میں ہے کہ جب سلطان تابع فرمان کو نہا اعمال میں تائید میں لیکتا تب وہ خوش ہو کر حاضرین

عصمت کو اپنا نامہ اعمال دکھائیگا اور کیسے گا تھا عدم اقرار و کتابیہ یعنی اسے حاضرین اور پڑھو میری کتاب ۱۲

۱۵ بہشت ہند میں جسکے میوے جھک رہے ہیں ۱۳

۳۷۔ جنت میں اصحابِ نبیین کو حکم دیا جائیگا کلو اوا شربوا الخ یعنی کھاؤ اور پیو خوشگوار اسکے بدلے میں جو کہ

تیسرے سچا ہے پہلے دوزن میں یعنی جو اعمال صالحہ دنیا میں کئے ہیں ۱۲

۱۲۔ کہیں مونیہ اُس دن ترو تازہ ہو گئے اپنے رب کی طرف دیکھتے ۱۲

خزائنات دو عالم نفی لاسے محو کرتا ہوں
 موجد ہوں مصطفیٰ ہوں اہل سنت ہوں
 نہیں اہل حسد کے رد و کد سے کچھ ضرر ہوگا
 مرے شمع و سخن میں نام اللہ ادنیٰ کا ہو
 خدا کی راہ میں شہ سے ہونی تو بقا حاصل
 بہر راہ سے نیزہ پر ہے نظر من اللہ کا
 ہے چلتا الہی مرتے دم تک تیری طاعت میں
 قدم سست اور کھٹن منزل کی مولیٰ و نگیری
 ڈرا کر شعلہ و فرخ سے مت آنکھیں دکھا زاہد
 خدا رو نہیں کرتا خطائیں مجھ سے ہوتی ہیں

نہ شکل غیر سے بجائے دل بیت الضم میرا
 مرا کا دی محمدی وہ شاہ ذی حشم میرا
 عقیدہ کر چکے تسلیم سب اہل حرم میرا
 یہ سکہ کیوں نہ راج ہو عرب سے تا عجم میرا
 ہوا آخر قبا باللہ سٹ سٹ کر عزم میرا
 صفحہ عدائین اور پنا رکھیلو مولیٰ اعلم میرا
 قدم میرا قدم میرا دم میرا دم میرا
 راجا تاہوتن گر کر کے جون نقش قدم میرا
 خدا بھی تو نے دیکھا ہے وہ رب الکرم میرا
 وہ ہی فضل و کرم اسکا یہ ہی جو و دم میرا

بچا میں کاش محشین یہ کہ مصطفیٰ مجھ کو
 یہ سیدل ہو غلام خاص بے دامن میرا

نعت سید الکائنات و ذکر بعض معجزات

لکھوں گرو صف شیریں لعل لبای سمیر کا
 تے آگے فریدون کیا ہو کیا رہ سکندر کا
 تری اورنگی و ٹھی اور ہو گیا مہتاب و تکرری
 بند و ندان و چشم و خط و لب سے کیا ہو گلہ رستہ
 بنی عالم میں یوں ہو جیسے مصداق اپنی گردن میں
 نہوتا خاک کے مرکز میں گروہ کعبہ خوبی

لپٹ جاوی زبان خامہ کو لبش مسطر کا
 تو حاکم ہر زمین کا آسمان کا بحر کا بر کا
 زبان تیری ہی اور آفتاب و شمس قدم سکر کا
 سمن کا زگرس شہلا کا ریحان کا گل تر کا
 جدا بھی سب سے شامل بھی ہو سب میں نظر صد کا
 فلک کیوں طوف کرتا راندن خاک کد کا

تھکا منطوق کو انکے ہمتا کا نظ آنا
 اونہی کا پرتو ہے ہر طرف ہر طین ہر جانین
 کلام تو اس شیرین سخن کا تم اول ہے
 در دولت سر اس شکر خیر کے لئے جانے
 گلاب و کر کوڑکی بوسہ کر اسکے پندین
 ترے گیسو سے اپہر بھی لپٹاں چلی ہوگی
 پیہر جنت ہو گد رے میں سب کا تو ہی اخذ ہو
 لعا جانے اذالا تو چہ شور کا پانی
 ہکا را عطش لشکر تو چہ دست مبارک میں
 تری جو نعت لکھی پہلے لازم ہو کر لے آئے
 زمین ان اسن گسترہ و شام ترے آگے
 کبھی سوخ نکلتا ہو کبھی چاند آچکنا ہے
 معاصی کیا گنوں اپنی یہ غم ناگفتہ بہ ہے
 وہ تروہن چون گرد اسن فرا پہنچو مزا جائے
 مگر تو ہو جو کشیدان تو خوش ہوں کہ پیہر میں غم
 سید ان ہوں ہو گیا ہو رنگ الفت کا علیا کو
 کہان ہنکا پری و سیدل نوازش کیجئے شاہ

کیا پیدا نہ سہا یا بھی قدر شک صنوبر کا
 چراغ ماہ سے ہو چاندنا جطر ح ہر گھر کا
 دوبارہ ہاستدین بھی ہو مزہ قذکر کا
 مقام اکابر ہو اپنی باختر کا اور خاور کا
 ہو کا کل عطر مجموعہ سراسر مشک و عنبر کا
 کہ ہو بازار گرم اب تک شمیم مشک و فر کا
 وہ سب کے سب میں باضی اور تو صدق مصداق
 یہ شیرین بنگیا شربت ہی گویا شہد شکر کا
 یہ جوش بھی کہ ہر ذرگی بنی فوارہ کوثر کا
 سیاہی چشم غلمان کی قلم جبریل کے پیر کا
 ہر ذریل فلک اک کا ستیرے سال در کا
 دکھا دین آپ بھی یہ جلوہ روی انور کا
 زبان تھکا جاتے چھیر و ن کر کر کے کن کا
 تو ہر قطرہ میں طوفان ہو جز ہر سو و سندر کا
 نہ فکر بادبان مجھ کو نہ بجو غم ہنگر کا
 طفیل باقی رسن کو بھی رنگ لجا ہی ہو زر کا
 کہ یہ بیچارہ مسکین گدا ہے آپ کے در کا

نہ صحت و کمال اس کا اور ہی انور کا

۱۵ اختر یعنی مغرب و نادر یعنی مشرق ۱۶

۱۷ زمین اور آسمان سب کا جو نور محمدی ہے شعیب ہوا تو گوہر سبائل ہیں فیضان محمدی کے ۱۸

نعت فارسی

ای بندہ مستخدم کن فرمان محمد را
 او مرهم دماغ دل سبزی باغ دل
 گلزار دو عالم شد چون شمع ز نورش
 چون سحر احد ظاہر از خلقت احمد شد
 رنگ چمن ہستی شد جلوه گرا ز نورش
 متاب از وہابان خورشید از روشن
 گریاہ ابد پر و شب از خیال خلق
 حق محرم را از او محرم را ز حق
 کتب و صفیت احمد در شعر و غزل ناید
 منزل و ہم طایفہ شروع سببین
 یکجان من سکین بشد چه شاد او
 او چارہ نہای ماز و جسد دوا می ما
 بیدل جہمی خواہی و ظل خدا بودن

وقت ولادت مصطفیٰ موسوم بہار کی دھوم اور حورو ملائک کا ہجوم

بیچ الاقل آیا شہر ہر سیز و ہمد کا
 روایت کہ تھی فصل بہارین گلشن اُسم
 گشتا چار و نظرف چھائی نسیم جانفزا کی
 ہونی ہو سر پہ پوشاک سبز ان گلشن کی
 ہوا اقطار عالم میں نزول انوار ہمد کا
 قدم جب گشتن سببی میں آیا اُس سی قد کا
 کہنا با فزونی بانی چمن عیش و عشرت کا
 ملا ہی رخ طہ گل کو دیا ہے مورت کا

بکرا ہر گلاب جو نخل گل بقیس کی صورت
 پہنسا جاتا ہر دل امواج دریا کی لطافت میں
 ہر ایک گل دفتر عرفان و معارف کی نظر میں
 ہوا ہے کچھ تو لہرا با طرب کا جوش کچھ آیا
 بہا بہرہ و گل سے نخل لعل و زمرد میں
 بزمک ہر را گوی ہیں زمین سے تازہ
 عیان ہی شاخہای زر گس گلہای زر گس سے
 شاخیں کل نہ ہر کی قلم ہو جانی ایک
 چپا امداب میں جلوہ تھا جس کا عہد دم سے
 کلمہ میں ہر طرف تھیرا ہر طرف میں کمال
 فرشتے تھے میں اظہر اظہر رسول اللہ
 فرشتوں نے تو اظہر کیسے دیکھا نہایت اُسم

وہ کیا دل پہنچو میں عشق مصطفیٰ بیدل

وہ انکسین کیا نہو چمن کو مزہ دیدار احمد کا

عروج مدبر مصطفیٰ محبوب

قدر دان رب اللہ ہی آپ کا عرش فرشت پا کیا ہی آپ کا

۱۵۔ عیون منتظر یعنی چشمہای گران و اعناق مستعد یعنی گردن ہای دراز انتظار کے وقت قدمہ ہر گردن بڑھا کر دیکھنے
 میں تو گویا شاخہای زر گس شہر گھماتے زر گس سے حضور کی شریف آوری کو منتظرانہ ہر طرف دیکھ رہی ہیں۔ ۱۶۔ ۱۷۔
 ۱۸۔ جبریل و میکائیل کا حاضر ہونا کتب شرف الانام میں ہے اور یہ تصنیف ہے امین علامہ قاسم بخاری کی جو صاحب
 کچھ بخاری کی نقل میں ہیں اور عیون کا حاضر ہونا اکثر کتب میں ہے اور اظہر اظہر کما فرشتے کا بن جوی کے مولد
 میں ہوا اور روایت بالنعنی بن جبر کے مولد میں بھی ہے۔ ۱۲۔

دو قدم میں جو کرے کوئی نہ ملے
آپ کی سند ہی تختِ جنت بنا
ہی مددِ حسن قدم کی دہم
کیونکہ عالم کو محبت مستہ ہو
حور و غلمان آدم و جن و ملک
پھر تے ہوئے بختِ خواستِ خلق کو
قلب مردہ کو جلا دیجے مرے
آب و گلِ جسدن ہوا میرِ خیر
اس گدا پر کیجے اللہ اک نظر

کلامِ حسرت بار کا ہنہ در رشکِ تزیوج عبداللہ با آسنہ

گیا اسے ماہ تابان تو کہہ رہا تھا
ستا وہ نور ربانی کہہ رہا ہے
کمان وہ چاند پنچا جسکے غم میں
انہ بھی کچھ وصل کی تیرے تنہا

اس نے مانگے کہ آیا رسولِ مبرا میری شفاعت کیجے گا فرمایا کہ وہ انشا اللہ تعالیٰ عرض کی کہ اگر کو
کمان تو حضورؐ نے فرمایا اور عرض کی اگر وہ ان نہ پاؤں تو فرمایا سیزان پر عرض کی اگر وہ ان بھی نہ پاؤں
فرمایا عرض پر میں ان تین موقع سے الگ نہ ہوں گا۔ تہذیب المجاہدین باب اخون ۱۲
شہید یہ قصہ جو حکو ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عبد
کواہی طوافِ نائل کرنا چاہا وہ اس کے کہنے میں نہ آئی چلی گئی حبابہ منہ سے اٹھا کلج ہوا اور زہری جنابِ نبی
سے جدا ہو کر بطنِ آمنہ میں پھر ہوا تب وہ واپس اس عورت کے پاس آئے اس وقت اس عورت نے
اعراض کیا کہ میری غرض اس نور کا ایسا تھا اس وقت ایسا ماہ تابان تو کمان چلا گیا تھا ۱۲۔

حسین ملقا تو بھی ہے لیکن
مجھے اُس لطفِ درخشے ہوئی نہبت
ہما ہاتھوں میں آیا پھر گرا جھوٹ
مقدرین تھابی بی تہنہ کے
مرامطلوب وہ رشکِ قمر تھا
یہی نالہ میرا شام و صبح تھا
یہ کیسا جذبہ دل بے اثر تھا
مری قسمت میں کب پر گزرتھا
ہوا وہ حق کو جو نظر نہ تھا

دنیا و مافینا ہمہ فانی و لا بقیۃ

باغِ دنیا میں آکے کیا دیکھا
ابھی پھولا پھلا کھڑا تھا چمن
تھا ابھی وصل پھر جو آنکھ کھلی
دن ہوا رات صبح شام ہوئی
دل میں بٹھی جو ضربِ اکالا اللہ
دار فانی میں آدمی کیا ہے
جب پڑھا کل من علیہا فان
وہی نفس جو میں ان کو مثلِ نفس
دیکھے دنیا میں جستہ دل لاکھوں

مناجات غیر مشقور

کو دُور کو مال و درہم داؤدا
آدم دروڑہ ہشتہ داؤدا
آدوا در داسوم دہر کرد
صدگرہ در کار دارم داؤدا
ساحلم در وہ کہ مردم داؤدا
موسم کرام در ہسم داؤدا

<p>عسکر کام را مدد الحاح کس راج روح آور کر اور کام دل لمحہ درد و ہر دم آہ گرم کر دل را در معذرت و ملاک</p>	<p>دار در عالم کرم و اورا کر و دہرم در گلوں و اورا گم رہ آرام کر دم و اورا اکرم اللہم دار حس و اورا</p>
<p>سخن در مقام عزیمت کوفہ شدن صحاب کرام ہنگام عام بودن حسین علیہ السلام</p>	
<p>سب کی عرض کہ شہزاد و حیدرت جا صد سے دان ہو پنے علی اور حسن کو کیا کیا حق نما آئینہ ہے رخ تیر اندھے دین وہی سنگ باران سے بچا جام بوریں اپنا گل شاداب بنی اپنے چمن سے نکل چلتے ہیں صحر آفات کے مظلم جھپٹے بوسعید ابن عمر جابر و ابن عباس</p>	<p>ای حسین ابن علی سبط پیرت جا جانا کوفہ کا تو ہرگز نہیں بہت مت جا لیکے اندھوں میں یہ آئینہ سکندر جا ایسے لوگوں میں جو پتھر سے پین مہر جا نازنین پھول ہو تو کاٹھون کے اندر جا شمع رو قلعہ فانوس سے باہر جا تنہا یہی کلید اصحاب کے لب پر جا</p>
<p>بیدل اس شاہ کو قتل میں قضا ہے ہی گئی کتے سب بگڑ گئے ای دین کے سرور مت جا</p>	
<p>نعت مصطفیٰ و دعای فوز دعا</p>	
<p>کس کو یہ رتبہ ہے یا احمد مختار نصیب دل وہ پایا کہ ہوی دبی کے ہر نصیب</p>	<p>عرش پر کسے قدم کو ہونی رفا نصیب آنکھ وہ جس سے خدا کا ہوا دیدار نصیب</p>

<p>آپ کے در پہ ہوا کیا بار اگر بار نصیب ہم کلامی ہو مجھے اُن سے یہ تقدیر کسان خواب میں گروہ جمال آئے نظر تو جانوں افق غیب سے طلوع ہوا بدر مراد رحم فرمائیے یا شاہ بنی الرحمہ آپ کے صدقہ میں ای فاتح باب الجنہ کب وہ دن ہوگا الہی کہ کھجکی غلطش شب احمدین ہو میرے ہزاروں دن کیا ہوا ایک تن ہوئی کا عصا ایک ہی تھا شکرین لب کے مناقب میں شکر پر لب نیشکر کا ہی گمان اپنے سے خامیر کس طرح دون تجھے دندان بنی سے شبیہ چاند کس منہ سے ہوا سرخ کا مقابل کر لے شمس کچھ ہوتا شاید آپ کا ہونے جو اُسے یہ بنی بکوسے یا کہ یہ قدرت سے مگر گیا وہ کبھی سایہ طوبی کو پسند</p>	<p>میری تقدیر پتہ زبان ہو سوار نصیب بدلے گفتار کے ہے حسرت گفتار نصیب جاگ اٹھا میرا مقدر ہو میری بیدار نصیب اسے مرے طالع پیرے سیکار نصیب درد پر درد میں آزار پر آزار نصیب ہو مجھے جنت فردوس کا گلزار نصیب ہونگے بھر بھر کے مجھے ساغر شہ نصیب سچ ہی ہوتا نہیں گل بد خلش نصیب کیسا کید خشنود کو کیا ادب نصیب یارب اس قند مکر کا ہو تو مکر نصیب ہو رہے ہیں جو مضامین شکر با نصیب کچھ تو بوجھ میں جلا اسے در شہوار نصیب صاف بیدار نہیں جھوٹا نصیب زلف و چشم سیہ ابرو کے خمدار نصیب دھلکے سانچے میں ہوئی حریف نصیب ہو پیسہ کا جسے سایہ دیوار نصیب</p>
---	--

۱۔ سحر و معجزات نمونہ جا دو گروں کو کہتے ہیں جمع صاحب فرعون کے جا دو گروں نے ایک میدان میں
 چوڑے اور بیل بھر لیے میں شعیبہ اور نیرنگ سازی سے تمام سانپ ہی سانپ پھیلا دئے تب حضرت موسیٰ نے
 اپنا عصا ہی ہمارک پھونک دیا وہ ایک بڑا سانپ بن گیا اور اُس نے سونہ کو لاناوشی ہاتھ چڑھا تھا اُس موقع پر
 سب سانپوں کو گل گیا یہ قصہ تفصیل مفسرین نے سورۃ اعراف میں لکھا ہے۔ ۱۲۔

تنبیہات برنجیلان تارک الزکوۃ

اہل حاجت کو دیتے ہیں جو رکات مال کا پھل تاکہ منفی ہو گز گزین سے نہ پانی کھینچا جائے ہے یہی مال اور زکوۃ کا حال کیا مولیٰ نے فرض بندوں پر رکھا اپنا تو حق یہ قدر تسلیل ایک دین سات سو کا پائین ثواب پائے مومنہ موڑو ایسے محسن سے موت آوے جب ان نجیبوں کو پائے کیون سمنے خرچ کر لیا دل پر اسدم ہو حسرتوں کی مار ہو وہ حالت کہ بس خدا نہ دکھائی لپٹے محشر میں ان کو بکر سانپ کسے وہ سانپ میں ہی ہون مال کر کے گرم ان کا سب زرو زیور دینے والے زکوۃ کے بیدل

استمداء از حضرت مجیب الدعا

بخشید و بخود اپنے نبی کے بعثت شہم رکھو رسول عربی کے بعثت

دیجودہ آنکھ کہ ہوش نبی میں بیدار شان حضرت میں سدا ہکو مودب کیو کچو سیراب ہیں ابر کرم سے اسدم دستگیر امکا رسول عربی کو کچو پر مرقچو مرآئیں منیا رب بیدل اور اسکے ہوا خواہوں کو جنات نعم

نالہای حسرتیم شبی کے بعثت روکے جاتے ہیں ہان وادوبی کے بعثت انکے جب میں میں دم تشنہ لبی کے بعثت مومنہ تکیں گے جو کمرے بے سببی کے بعثت نخلبند چین مطلبی کے بعثت دیجو حضرت کی شفاعت طلبی کے بعثت

بیان معراج فوق السماوات الابرار

جائے تعجیب کج کو وہ شاہ عالی جاہ آج کس نخل سے چلی بکر سواری آپ کی کس قدر اللہ اکبر ہے ملائک کا جوم کاش مبنی کج وہ نخل براق مصطفیٰ پر خیمہ پر ہے جبریل وچارم پر سج عام کیسے دخل وہاں روح القدس تک نہیں چین سے خلوت میں جا دیکھا خدای مال کو چشم بدو آج کیا اخلاص کیا انعام کج جاتے امین پھر پھر کس ہمت کی شفاعت کج دم میں کیا کیا کچو کیا اس جزوہ کو دیکھنا کل اسی روز شفاعت یاد رکھنے کا خصوص

اور ہی شان رسول شہی و الشراج ہیں فرشتے مشعلین فرشتے ہمارے آج پانودہ رے کونین اطمین ملتی راو آج سر نکلتے پھرتے ہیں گرد و نیپہر و ماہ آج جا کے چمکا عرش پر خیمہ رسول شہ آج خاص اس مخلص کخلوت کو کملی درگاہ آج دیدہ حادث قدم کا ہی تماشا گاہ آج لیتے وہ جو کچھ میں دیتا جا ہی ہر آج امت عاجز یہ کیا کیا رجم ہے بلشراج بنگیا لمحہ سمٹ کر طول سال و ماہ آج اسی جو ملج آپ کا یہ بندہ درگاہ آج

لے سراج النبوة میں ہر براق کے دہنی طوف اسی ہزار فرشتے اور باطن طوف اسی ہزار فرشتے حاضر تھے اور نور میں کی شمع ہر ایک فرشتہ اندر میں لے ہوئے تھا تمام اہل کاسد ان نور جلال سے منور تھا ۱۷

بر اہل علم کی سنت بھی سنت دیکھنا ہے
جو مستحسن سنت کرنی نہ سے گچھ نہ دیکھتے
نہیں شامل یہ وٹنا لانا تقویٰ کا اہل علم
دلیل نہیں ہی تو حکم اہل شایع
نہ اس میں رفع سنت ہے نہ ترک کفر سے
خدا کا شکر سنت نبوی کی شان سے ہے
چلے جو حسب سنت حکیمان اس کو
سوا چند آدمی کے دیکھ لو مشرق سے مغرب
حریک پوریت المقدس اور مدینہ میں
نہوں خوش مغنیان منع گشتاق قایم ہیں
ادب و لیس شایع کثرت میں سر و قد و حکم
مثلاً دلی ظلمت اٹھاتا سب کے رست

اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد
توا حسن البصوت ہے قیام محفل مولد
کب انکی رسم عبادت ہے قیام محفل مولد
لئے وصفا باحت ہے قیام محفل مولد
یہ رد شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد
یہ دونوں کی اطاعت ہے قیام محفل مولد
صحیح از روی ملت ہے قیام محفل مولد
ہوا مقبول امت ہے قیام محفل مولد
یہ کہتے ہیں عبادت ہے قیام محفل مولد
تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد
عجیب ذوق حالت ہے قیام محفل مولد
بڑھانا نور صفوت ہے قیام محفل مولد

فائدہ ملے جو طریق پسندہ درین جاری ہو خواہ کسی کا ایجاد ہی کیا ہو اسکو ہی سنت کہتے ہیں یہ مجمع البحار میں ہے
اور بعضی شایع منہ نے لکھا ہے شریعت میں سنت اسکو کہتے ہیں کہ جو دین میں طریق پسندہ جاری کیا ہوا ہو اور واضح گزبان
سے ناز کی نیت کرنی فرود شد سے نیت نہیں مگر مذہب بد میں جاری ہے بعضے اسکو مستحب کہتے ہیں اور بعضے سنت
و محترم کہتے ہیں و قبل سنت یعنی اہل علم و سند علماء اور شایع شای نے نہیں لکھا ہے کہ اسکو سنت کہنا
اس اعتبار سے جو کہ یہ طریق سنت ہی کو کہہ کر یہ سنت نہیں۔ ہم کہتے ہیں جب علماء کی ایجاد کو طریق حسنہ اور
سنت قرار دیا تو قیام مولد ہی ایسا ہی ہے امام ربیع نے لکھا ہے کہ اس قیام کو مستحسن قرار دیا ہے جسے الامون صاحب
روایت و درایت سے پس موافق تقریر شایع و عزیز کے اس قیام کو بھی طریق حسنہ و سنت کہنا صحیح ہے اور جسکو زیادہ تلاش
و نہات قیام کی جو تفسیری کتاب فار سادہ مطالعہ کر کے چاہیں درق اس میں صرف قیام کی بحث میں ہیں و اس پر الاموی ۱۲ +
ملے حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قیام کرے گا وہ جنت میں ہوگا جو شخص نہ کرے گا وہ جنت میں نہیں ہوگا
نماز کو زبان سے کہنا ضروری نہ ہو بلکہ دل سے کہنا بھی کافی ہے اور جو شخص قیام کرے گا وہ جنت میں ہوگا جو شخص نہ کرے گا وہ جنت میں نہیں ہوگا
بالضرورت و اہل راہت مستحسن ہیں۔ ۱۸

حصول فضل و رحمت ہر نول خیر و برکت ہے
مطلوبہ صحت و صفت محفل کثرت و توجہ ہی پریدل
وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد
ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

استحباب محفل میلاد رسالت مآب

میں اہل کعبہ کیسے قدر دان محفل مولد
ہر قدر اسکی پرینہ کہ اور بیت المقدس میں
کیا ہی حکم کمال ناز و خلد نے آب حیات
لکھا ہی وسیعہ دین جزری اور قاری نے
حصول مدعا ہی نور دل ہی خیر و برکت ہے
شہر و اپنا یہ خود شاہ ولی اللہ کہتے ہیں
ولادت کا بیان تھا اور بلینڈ انوار حسیقت
تعجب ہے کہ ان لوگوں کو اس محفل سے حشمت
نہ آوہ زم میں مختار ہو لیکن ڈر و حشمت
بہت ہو چکا الٰہی بخدا و بھوپال میں دیکھو
پڑا ہی پردہ غفلت کا ذرا کھلیا نہیں اگر کہیں
مشام جان کو یاد آتی ہو خوشبو عطر حبس کے
بجز خوشبو ہو گا خلد میں بھی اس لئے ہکو
عجب شہو عجب نیت عجب بھونک کر گلہ سے
کہان ہی تیرپ طوطی ٹول کے ترانہ میں

سدا رہتا ہی کعبہ میں بیان محفل مولد
ہو کفرستان میں کیا غروشان محفل مولد
رہا کرتے ہیں وہ طب اللسان محفل مولد
رہے ہر سال بھڑاسن مان محفل مولد
لیا رو شند لون نے تہجان محفل مولد
کہ من حاضر تھا کمر میں میان محفل مولد
فرشتے اترے مسکراستان محفل مولد
فرشتے ڈھونڈتے آئین مکان محفل مولد
کروست بیزبانی سے بیان محفل مولد
کہ در ہم ہو گئے برس زمان محفل مولد
تو انکھوں میں سب استان محفل مولد
تھمک اٹھتا ہے جسم عطر دان محفل مولد
پسند آتی ہے خوشبوئی فغان محفل مولد
بنا جنت کا نقشہ بوستان محفل مولد
جو پھیر کاٹے ہیں پھر کھرج خوان محفل مولد

ملے صحیحین کی حدیث میں اہل جنت کے اعمال میں ہر دو تہ مجاہد ملے اللہ جل جلالہ نے ان کی تائید فرمائی کہ ان کی تائید فرمائی۔ ۱۵

صفت اس قاسم رزاق کی پھرتی تو آنکھیں
خالص دل سے مشتاق و تبرک و تبرک لو
غذای روح پر میں سلوی ہر شفا پر یہ
چلو جلدی سے کچھینو چو پھول اپنے ہتھکے
عیان ہی شان تعظیم نبی آداب محفل سے

استحسان محفل میدا ذخیر العباد

بزم مولدین است احمد
نہیں بدست یہ بزم بلکہ یہاں
پڑھتے منبر پر ہیں بعد آداب
آتا ہے جب بیان مولد پاک
ہو ثروات کہ تھے فرشتے کمرے
اوٹھکے پڑھنا درویش و سلام
کمرے منبر پر ہو کے خود دستان
عطر ملنا بخور سے لگانا
اور بخاری میں ہی کہ شیرینی
کی جو تقسیم سب میں شیرینی
گھر پر آئے ہو نو کچھ کم و بیش

ملہ شرف الانام جو تصنیف شیخ امین علامہ قاسم بخاری کی ہے جو میں لکھا ہوا کہ حضرت یساکاٹل جانیہ مدہ کے ذہنی
طوف کرے تھے اور میرٹل مسلمان ۱۲۵۰ھ میں ہو کر حضرت علی الدین و سلم خوشبو کی دھونی بیا کر کے
تھے دیکھو مشکوٰۃ باب الریح من ۱۲

حکم فلیفخر جو ہی قسطن من
ایسی رحمت کا ہے سر و ضرور
الغرض کوئی بات محفل میں
جو میں عاشق کبھی نہ چھوڑے گئے
جزو اعظم ہی ان محافل کا
بھائیور و وکد سے باز آو
وہی بدست ہو رو کہ جس سے
جو کوئی بات اس صفت نہیں
گر نہ مانو یہ ضابطہ تو چلو
کرین اس کا محاکمہ حسین
ہو انازل ہی جس جگہ قرآن
اس عدالت کے مفتیان امین
دیتے فتوے میں یہ کہی محبوب
کرتے ہیں وہ کمال ادب کے ساتھ
اور اگر ان کو بھی نہ مانو تم
حشر کے دن جو ہوگا مجمع عام
احکم احب اکمین کا ہو دربار
منکر ہے ادب پہ ہونے لگے

کیجئے کیوں نہ فرحت احمد
رحمت کل ہیں حضرت احمد
نہیں عکس طریقت احمد
فکر و ذکر و حکایت احمد
شوق و ذوق و محبت احمد
سنو قانون ملت احمد
حکم قسطن و سنت احمد
سے وہ زیر اباحت احمد
سوے دار خلافت احمد
ہیں وہ دارالعدالت احمد
ہوئے جس حامی بعثت احمد
ہیں جو ہیں حضرت احمد
بزم ذکر و ولادت احمد
ذکر اوصاف و سیرت احمد
بیٹھو چپ ہو کے است احمد
ہوگی زبان سب جماعت احمد
گرم ہووے شفاعت احمد
زجر و توبیخ حضرت احمد

لہ آبرو فیض حاکم ابان اس غزل کے حاشیہ پر لکھا ہوا کہ اول صبح ہے۔ شمار اہل شریعت پر محفل میلاد ۱۲۵۰

ہو محبوب کی عزت و تکریم
آنکھوں کا مسام بہ رب غفور
دیکھیں اس روز مخلص و تکریم
کون ہی پاس کون دہر کج
مخلصون کو خدا نصیب کرے
پائے مولد سے یہاں میں کی کر
بھج بیدل نبی پر اپنے درود

شرح بعض صفات سید الکائنات علیہ السلام

ہے محبوبی میں وہ شان محمد
لب خوش رنگ و دندان محمد
ہے رچن خط ریحان محمد
بٹھا یا عرش پر جسے بالکر
پر جبریل و میکائیل سے ہونے بند
زمین سے آسمان پر پہنچا دم محمد
ملاحظہ کل ملیحان جہان کی
جو نہت قلم ہاتھ آئے تو دم میں
قسم جس جان کی کھائی خدا نے
پہلے پھولے الہی طبع اسلام

۱۰ سورہ بقرہ ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

سوی حق کھینچ لینے کو نبی ہی
کسی حالت میں امت کو نہ بھولے
سیکار و نہ محشر کی پیش میں
اندھیرا چھایا آنکھوں میں الہی
دل پر زخم پر وقت نظارہ
نہیں تو نے فقط بیدل الیال
کنڈ زلف چپان محمد
نہ بھولینگے ہم احسان محمد
کر گیا سایہ دامان محمد
دکھا دے روی تابان محمد
مزرہ دیتے ہیں مرگان محمد
ہزاروں دل ہیں قربان محمد

لذت روح و روان در ذکر سید الانس و الجائنات

شیرین ایسا قندہ شہد و شکر لذیذ
عشق نبی کا بوتے ہیں دنیا میں جو لذت
سبز زخم سے بچا تا ہر انسان اپنی جان
گھائل ہوئے جو نشتر عشق میں ہے
ذکر نبی کو سننے ملاک و ترے ہیں
مسکر کو قدر ذکر نبی گر نہیں ہو
دل جتنا تک نہ پختہ ہو پیدائش مذاق
غافل ذرا تو ذکر نبی جی لگا کے سن
کھلتا مذاق دل سے ذکر نبی کا کیف
صبح و شام سنتا اذان میں ہوں نام پاک
کاٹینگے ہوٹ دیکھ کر جنت کی زبان بہار
ہے دلمان کے ہر شجر میں لکھا نام مصطفیٰ
جیسا ہے ذکر حضرت خیر البشر لذیذ
جنت میں جا کے پائینگے اسکا ثمر لذیذ
ہی عاشقوں کو زخم عشق مگر لذیذ
ہے آنکھوں شکر سے سوانیشتہ لذیذ
کسکو نہیں ہے نام شہ مجسم و بر لذیذ
کس تلخ ذائقہ کو ہی لگتی شکر لذیذ
دیکھا بھی ہے بہلا کہیں کچا ثمر لذیذ
ہو جاے تیری جان سے لے تا جگر لذیذ
کیا منہ سے حد تا دن کہہ کس قدر لذیذ
ملتی غذا ہے روح کو شام و صبح لذیذ
سمجھے تھے یہاں کی چاٹ کو جو بخیر لذیذ
پیدا ہوں شبت میں پھر کون ثمر لذیذ

دائم جو ذکر مومنین بہ تہا پھر اس کا ذوق
شیریں ہوا العابد مبارک سچا شہو
وصف بنی سے سخن ہو گیا دو چند
کا غم موشیر غمت بنی اُس پہ ہوشگر

ہے مصطفیٰ کا ذکر اگر ہم ہر لفظ لفظ
اس کے صدقہ جانیں گے تھا کس قدر لذت
چھڑ کا گیا نہ تھا بہشت لذت
بیدل و بس ہی مجھے شکر و شکر لذت

تئویر جان بوسف نور محمدی و قرآن

کئے اللہ نے سب انبیاء نور
بنی خود نور اور قرآن ملا نور
جو چاہتی ہے ظاہر ہو مرا نور
مٹی اس نور سے ظلمت ہم کی
زمین کیا عرش کیا خلیدین کیا
نہ دیکھا دیکھے نہ ہوں نے بنی کو
کہوں کیا جسم نورانی کا عالم
نہ پڑتا آب کا سایہ زمین پر
پڑھو قد جا رکم نور من اللہ
جہاں یہ نور ہوں ظلمت کہاں پھر
بنی کے عشق کا جس میں ہے داغ
خود ہی حل بھکے مثل طور ہو خاک
ترا جلوہ رہے ہر دم نظر میں
ازل سے نور کا طالع بن سید

محسّد کو کیا نور ملے نور
نہوں کیوں ملے پھر نور ملے نور
رسول اللہ کا پسند کیا نور
چمک اٹھا زمین سے تاسا نور
رسول اللہ کا ہے حاجب نور
چہا پیل کے اوجھل رہ گیا نور
کتھاپر وہ مین چہا زیرِ قبا نور
ہوار دشمن کہ تھا جسم اچکا نور
قیامِ بشریٰ لنا قد جہا زنا نور
کلام اللہ نور اور مصطفیٰ نور
اندھیری گور میں چمکایا نور
خداوند کوئی ایسا دکھا نور
وہ دیکھو انھوں میں میرے ایخا نور
پڑھا کرتا ہوں یا اللہ یا نور

بیان عزت محبوب علیہ السلام رب العزت

جسکو دیکر رسول اللہ کی محفل عزیز
جیسے نور انگوٹھوں سے اوتار میں جان بول عزیز
اس تن بیل پر تل انتخابے نقطہ ہے
جسے دیکھا ہی جمال با کمال مصطفیٰ
پانوں سنگستان پر گردہ ہر وہ کان حسن
خاک دم کو فرشتے سجدہ کرتے کس طرح
سب کو نمایاں کیے وہی سدا کہ جسد خج وقت
دل کی غولی کیا اگر وہ نور کا حامل بنو
کیوں نہ پڑے ہوا غفلت میں اوٹھو غلام

مصطفیٰ کے کہیں بھی ہو گا وہ حاصل عِز
اس سے بڑا کہ مصطفیٰ کو کہتے ہیں عاقل عزیز
آنکھ کے تل سے سوا کیونکر ہو وہ تل عزیز
کتبے اس کا مل کی آنکھوں میں مہ کا مل عزیز
لعلِ قیامت و زمرہ سے بھی ہو وہ سل عزیز
ہو گیا اس لئے کہ صدقہ وہ آب و گل عزیز
و دستوں سے بجز ہون و ست اور غافل عزیز
جلوہ اجلاسِ لیلے سے ہو محفل عزیز
سو تہن کتب مسافر جنگوی منزل عزیز

اُنکا دامن مجھ پرست پائل کہ جنکی ذات پاک
رحمۃ للعالمین محمدؐ اے سب اللہ العزیز

وینا چست روز

دوستو ہی دار فانی چند روز
بچ ہین سب نعمتہ چنگ ورباب
کبتکای غافل بیستی اور خار
بس کوئی دن کی جو یہ رنگین بہا
چشم ز گیس کا ہے غمرہ کوئی دن

یہاں کا عیش و کامرانی چسپ درو
لذت صوت اغانی چسپ درو
ہے چہ بام ارغوانی چسپ درو
ہے چمن کی گلفشانی چسپ درو
ناز سر و بوستانی چسپ درو

کبتک یہ باکپن اسے نوجوان
کوئی دن کی ہر سچ و سچ اورین
ہوگی ان گھوٹنیں لکھن خاک کو
ملکی سب خاکیں کسری و کئے
کیون ہن پھر صد بار کس اہتمام
پھر تو ہونا ہر جد ایک ایک کو
ہے چمکتا طوطی شکر شکن
پھر جو ہونڈو گے تو یہ بیدل کسان

نعت آن صاحب اجمال و نضرع بدر گاہ ذوق کمال

یوں لطف جلوہ گر ہے پڑیا کے پاس
دل صاف کر لور رکھے اگر اولیا کے پاس
ساک کو رہنا کا تو سل ضروری
سلم میں خطا سے ہے مری کہ غریب
لیکھ اور ہر سے فیض اور ہر دیتے مصطفیٰ
گر پڑ کے جس نے باب مدینہ کو جالیا
آنکھوں سے کسب ثلث دیدار کیجئے
نا کام ہی رہی مری فریاد نارسا
کیا پوچتے ہو دوستو پیار عم کا حال
اس نہ تو ان چھین ہی نہ ل تو ہی سخت

صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ آہ کچھ تو ہو
مولیٰ ہی جیسا ہونی تو نہ دست نہیں ہوئی
بیدل کہو کا شرمین پوچھنے کی جیل
کیا خالی ہاتھ جائیگا جس کے پاس
کس ہونڈے جاؤں ملک اضرائے پاس
بڑا نام مصطفیٰ نہیں کہ اس گد کے پاس

گلزار گشت کی شش خلیل اللہ برکات نور رسول اللہ

نبی کی سوزا الفت ہے جس میں لین لگی آتش
شرافشان تھے آتشا نہ غزو کی آتش
خلیل اللہ کے قالب میں تھما نور رسول اللہ
نہ دستی لگ دنیا میں کہیں اک ذرہ بھر جا
بہار احمدی کا اندام کیا کرشمہ ہے
وجود رحمتہ للعالمین کیا ابر حست ہے
ہمیں بھی شری گرمی خدا بردار سلاما ہو
نہان سوزنی یوں ملیں ہم خاک افکی
کبا خاتم اس لگو پہنا چاہئے بیدل
لیکھی چھتر اس د لگو جنم کی کبھی آتش
پڑا جب عسری مصطفیٰ کل ہو گئی آتش
جلال کی نہ پانی تاب ٹھنڈی ہو گئی آتش
جوا بر ایم پاک ذرہ کرتی سرکشی آتش
وہی پھولوں کا گلشن نیکیا جو پڑی آتش
ہوئے پیدا عرب میں اور فارس کی کبھی آتش
خلیل اللہ جسطح ٹھنڈی ہو گئی آتش
رہا کرتی جو خاکستر میں صورت نبی آتش
لگی جبین ہمیں عشق رسول اللہ کی آتش

ذکر معراج صاحب اللوار والثلج

اس سید اسرار پہ پنا سلام خاص
آئے براق برق روشن لیکے جبریل
آئے فرشتے نور کی تمعین لئے ہوئے
جاتے تھے ہر کاب فرشتے پرے جگہ
لئے فرشتے مسجد اقصیٰ میں اور رسل
ہوئے جب کو عرش رب لا نام خاص
دربار خاص حق کا سنا یا پیام خاص
اللہ رے روشنی کا تھا کیا اہتمام خاص
اس شاہ انبیا کا تھا یہ احتشام خاص
سب مقتدی تھے آپ کے اور پیام خاص

دو اما چہ پی جوتی ہر ایک کی نظر
سدرہ پہ چہ ریل تو بس جا کے رہ گئے
افلاک طے کئے طبعاً عن طبق تمام
راز و نیاز کا جو ہوا سلسلہ وراز
خاق سے کی شفاعت بہت میں گفتگو
افسوس ہم خطا کریں اور خوشوائیں وہ
قرآن جان و دل سے ہولایے شفیع پر
آنکھوں کو آتش شہیہ میں کر و سبیل
خاصوں کی بھی عوام کا درجہ ہو خاص تر
زائد کمر و ریشہ قدرت سے کب ہو دور
بیدل کو ان لبوں کی شفاعت ہوا بخدا

عاشق کردگار را با دنیا چه کار

مولا کے عاشقوں کو ہی دنیا سے کیا غرض
حسن قدم سے جتنی نظر ہے لڑی ہوئی
جو اسکے در و بند میں کرے نہیں دوا
ہو کر فنا بقائے ابد کر تین حصول
بازار میں جو لینے تو آیا ہے لیکے چل
گردن جھکا کے دلیں نزل کی بہار دیکھ
بیدل در کریم پوس مستقیم ہو

کعبہ کے زائر وں کو کلیسا سے کیا غرض
شیرین کام کیا انہیں لیلی سے کیا غرض
کشتوں کو اسکے حضور مہربا سے کیا غرض
عشاق کو بقائے دور و زہ سے کیا غرض
خائل یہاں کچھ تماشائے کیا غرض
مطلب چہ ہے کیا گل رعنا سے کیا غرض
جھک کو کسی سکندار سے کیا غرض

رجوع الی اللہ ترک ماسوی

مر کے سمجھو کہ یہ سب تھا غلط
دیکھ مت گمراہ ہو غافل زوہدین
آکے گردن توڑ ڈالی ہو بے
دین دیکر جس نے لی دنیا ہی دن
ہو چکے سید گمراہ کچر جو کہ بین
ہے وہی اللہ کا طالب صبح
یون سا دنیا کو دے جس طرح
جتنے غم میں سب غموں پر کمال
بیدل اپنا دہیان مولا سے لگا

حب دنیا شغل و فتنہ غلط
گورین و بکر ہو سب غم غلط
سرکشوں کا ہو گیا ادعا غلط
بیج باطل ہے یہ اور سو غلط
خود غلط انشا غلط امل غلط
جسے غیر اللہ کو سمجھا غلط
چھیدا کاغذ سے کوئی کلمہ غلط
کر غم مولا میں غم اپنا غلط
ماسوی کا جان بہت ہذا غلط

شدائد العذاب فی یوم الحساب

چھا یا دل چہ شہر کا غم الحفیظ
پوچھ گیا ایک عمل اسدن خدا
دینگے کیونکر ہم جواب اسدن کہ ہو
آتش و دوزخ کی سن کر طین
وہ ہلاکی آگ جس سے یہاں کی آگ
سرخ موند ہو جائینگے جل کر سیاہ

غم میں جائے میں گئے ہم الحفیظ
شان و تباری کا عالم الحفیظ
ہوش و رہم عقل بر ہم الحفیظ
آہ نکلا جائے ہے دم الحفیظ
ہے اونٹن تر چھٹے مدہم الحفیظ
لعل بنجائیں گے نیلم الحفیظ

۱۷ حدیث شریف میں ہوا لاکھ ٹی ماسوی اسراطل ۱۲ لکھ مشکوٰۃ میں صحیح سے نقل کیا ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ کی گرمی دوزخ کی آگ کی شہر جگہ کی اور تری سے ایک حصہ ہو ۱۷

جل طیلین بیتن تو پھر بنکر جلیں
چچہ اور سانپون کے زہری ایسے تنگ
اہل محشر گر پڑیں گھٹنوں کے بل
نفسی نفسی بول اٹھیں تنگ گے انیا
انیا کا خوف سے جب ہو یہ حال
نجات بطاعت کم عصیان بہت
خالی توشہ سے کمرستہ کھن
ٹوٹی کشتی اور طوفان زور پر
اپنے بیدل کو تو ہی دیگا نجات

تاج سلین ہر لحظہ ہر دم الحفیظ
زہر برسوں تک نہو کم الحفیظ
نفرہ جب مارے جنم الحفیظ
ہیبت جبار عالم الحفیظ
چیز کیا نا چیزین ہم الحفیظ
سب کے سب بان میں ہم الحفیظ
پھر کوئی محرم نہ ہم الحفیظ
سوج کی ٹکڑ ہے پیسہ الحفیظ
سب کے سب مولا میرے اکرم الحفیظ

حمایت عبداللہ و دیگر اہل کرام از آفات و آلام

جسکو تو رکھے ایسا محفوظ
امن سب چاہتے ہیں پر تو نے
کیسی غرقاب جوش طوفانین
آگ کے شعلہ کرنے گلزار
کیا نیچے پھری کے اکیل
باپ حضرت کے تھے جو عبد اللہ

ہر بلا سے رہے سدا محفوظ
جسکو چاہا وہی رہا محفوظ
کشتی نوح لی بچا محفوظ
تھا جو کتنا غافل کا محفوظ
تو نے قدرت رکھ لیا محفوظ
جنہن تھا نور مصطفیٰ محفوظ

۱۱ شکوہ بن امام احمد سے روایت ہے کہ جب سانپ یا بچہ کا ٹیگا جائے پس ہر تک اسکی طعن اور زہر کی
اورت دیکھی ۱۲ شکوہ موقف صاحب دین و دوسو برس کے رستہ سے چہرہ کا غرہ سینکے تو اولیا اور اولیاء گشتوں
بل کر گئے اور نفسی نفسی کیسے یہ روح البیان اور تفسیر عزیزی و غیرہ کا مضمون ہو لیکن ہماری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسی ہی فرما بیٹے جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے ۱۲

فوج دشمن نے انکو گھیر لیا
غیرت سے حق بے بھیجا اک لشکر
کر دیا سب کو قتل اور مارا
کون مارے لے جسے رکھے
کیڑا پتھر میں رزق کھاتا ہے
جلتے شہر میں حق بجای جسے
اپنے بیدل کو بھی خداوند
پاکے تنہا غریب نا محفوظ
جس سے کوئی نہ رہے کا محفوظ
حامل نور مجتبیٰ محفوظ
خالق الارض و السما محفوظ
آفتون سے بچا ہوا محفوظ
بال بال اپنا پائیکا محفوظ
رکھو آفات سے سدا محفوظ

ترغیب امت بر اتباع سنت و رد بدعت ضلالت

طاب حق کو ہر لازم حق ناکا اتباع
فاسفی کرتا ہر فکر نارسا کا اتباع
قاطع ظلمت اس شمس الضحیٰ کا اتباع
حشر تک باقی ہر شریع مجتبیٰ کا اتباع
سب یہ ہر فرض اس امام الائمیا کا اتباع
چھوڑو سب سے کرو اس شیوا کا اتباع
ہے تصوف اس امام الاصفیا کا اتباع

خیر کا طالب کرے خیر اور ی کا اتباع
اینا دستور اعلیٰ ہر محرم صادق کا قول
ٹھوکر نہ کھاتے ہوتا یہی من گرا بیٹ
ہو چکے متشیخ سب جتنے تھے ادیان قدیم
جی و کھین باغرض اگر سب انیا و مرسلین
جب یہ ثابت ہو کہ خیر اللہ ہی ہدیٰ مجتبیٰ
پائے کب صوفی و نقیابی تباع مصطفیٰ

۱۱ شکوہ کے بابہ الاعتصام فصل ثانی میں ہے کہ اپنے فرمایا اگر کوئی زندہ ہو تا نہ بن آتا اسکو سوا میرے
اتباع کے اور فصل ثالث میں ہے اگر کوئی میرا زاد نبوت پاتا ضرور میرا اتباع کرتا اور فرمایا شیخ نقی الدین
سبکی رحمت اللہ علیہ نے کہ آپ امام الانبیاء میں روز قیامت سب انبیاء آپ کے پیروں کے نیچے ہو گئے اور سب انبیاء
نے آپ کے پیچھے شب سحر میں چڑھ کر اور اگر پکارا نہ ہو انبیاء اپنے آپکا اتباع اپنے پیروں کے نیچے ہو جائیں گے
الغلو بن بھی لکھا ہے ۱۲ شکوہ کہ حدیث ہے یعنی سب طریقین اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۱۲

جو خلاف شرع ہو یا بطل جان اسے نائب حضرت مین وہ گذرے جو حقانی امام یوحیہ بن جریع است خیر الامام آگے ہوئے مصطفیٰ اور پیچھے پیرو آپکے پیرو کو آپکے بھی بیکم اللہ ہے خطاب بیدار بقول سر جان اگر جائے تو جائے	کیجئے مستحبات اتقیا کا اتباع اتباع انکا ہو خود خیر الوری کا اتباع حق ہر ہمپس جریع حق نما کا اتباع جائیکا جنت مین بیکر مصطفیٰ کا اتباع بہتے مین محبوب کر کے محبتے کا اتباع ہاتھ سے جائے جو محبوبہ کا اتباع
---	--

الوداع رمضان درو سیکہ گرا شدید بود تھریر نمود

ہوئے تو تم سے جدا ای ماہ رمضان الوداع ماہ صیام ایسے چلے قالب سبحان جی چلے چلتے ہوا ماہ بجات ہم ہاتھ پر ملتے ہیں ہاتھ جنت کے تھے سب کلمہ دوزخ کے رہے جنت وہ سنت نان سحر وہ لذت بشیر و شکر افطار میں شربت کھوٹا سیر وہ لذت کھوٹ بکھر بکھر کے جب تو گلاس بجھی جگر تک کی پیا را تو کو وہ پڑتے ناز طاعت کا وہ اس دراز شہر تریح الوداع ماہ تسبیح الوداع	مواہی پھر تھے خدا ای ماہ رمضان الوداع بیمات تم کیسے چلے اٹے ماہ رمضان الوداع آتی ہو یاد ایک یکتا ای ماہ رمضان الوداع ہرم تھی حرم غیب سے اٹے ماہ رمضان الوداع وہ جاگنا پچھلے پر اسے ماہ رمضان الوداع کس خبر کس رکت کھوٹا ای ماہ رمضان الوداع مست جانا دل کا شک اسے ماہ رمضان الوداع خالق سو وہ عجز و نیاز لے ماہ رمضان الوداع نور مصباح الوداع ای ماہ رمضان الوداع
---	---

سلا۔ جو بات مین بنی ایجاد ہوا کہ وہ خلاف شرع ہو ورنہ اگر علما ربانی نے اسکو موافق و لا شرعہ
پاکر پسند فرمایا وہ درست ہے بعض علما اسکو سنت حکم کہتے مین اور بعضے بدعت حسد اور مین نے
اپنی کتاب انوار اطہر مین اختارہ ورق تحقیق بدعت مین لکھے مین طلب ابان حق اسکو
لا حظ فرماوین ۱۲

محشر مین ہوا جو حق سے شفا عتیق ای ماہ رمضان السلام ای فرض جن السلام او حضرت ماہ صیام بیدل کیلئے اسلام	اچھی شہادت مجھو ای ماہ رمضان الوداع ای شہر قرآن السلام ای ماہ رمضان الوداع تسلیم و تمنا کلام ای ماہ رمضان الوداع
---	--

بہار بلع دنیا را خزان فنا در قفاست

کس آن روز بہ بیان کوئی عاقل لگا و باغ جو داغ عشق حق مین دل پناہی باغ جلو و تخلیون کس مین دلمین بسے ہوی عافل جمال حسن قدم کی بہار دیکھ اس گلشن حدوث کی نیرنگیان نیکہ منزل پر گہنچا ہی مست بیٹھ باغین او جڑی بہت چمن کہ پتا بھی نہیں کہین روتا ہو غم سے باغ کہ انجام ہے خزان پھولا پھلانا کوئی ہزاروں چلے گئے حسرت زدوں کے سینے بھی دیکھو تو منعمو باغون مین جب کدول تھا ترپا ہے گو مین کرتے سدا جو عیش تھے باغون کے سائین دنیا کے باغ کی نہیں بیدل مجھے ہوں	آخراں بگاڑی ایک دن ہوا ی باغ دیکھئے کبھی نہ آنکھہ و کھلا کف نضای باغ کیا عاشق خدا کی نگاہون مین آی باغ دو روز کی بہار بہت ہو فدا ی باغ گو چشم نرگسین کے کرشمے دکھای باغ سو جایگا جو کہا میرا گھنڈی ہوا ی باغ وہ پھول بھل کدھر مین کہاں غنچہ ی باغ شبنم کے آنسو و سسے ہوا ہر بجای باغ کہتے ہوی کہ مانی چمن سیرا ی باغ ہن جسرتو نکس داغ نے کیا کیا کسلا ی باغ ہی جی کہ کدھر گئی مری گھنڈی ہوا ی باغ کاٹے اوگے مین قبرہ اپنے بجای باغ عقبہ مین خلک کا مجھے مولے دکھای باغ
--	--

سلا۔ اس قسم کے اشعار کہ جین رو دین مین ایک ہوا اور تافہ مین شریک ہر شکر کا قافیہ جدا ہوا ساتھ کے کلام
مین پایا گیا ہے ازان جلا میر خسرو کی غزل گاہے نظر مین مکن مشورہ ہے ۱۲

فضائل درود محبوب حضرت درود

حکم حق ہی پڑھو درود شریف	چھوڑو دست غافلہ درود شریف
پڑھو ایجا رہا دوس رحمت	خوب سودا ہی لودرود شریف
تخفہ روح نبی کو پہنچاؤ	جتنا پہنچا سکودرود شریف
جلکے وہاں پیش ہوگا نام بام	جس قدر جس کا ہو درود شریف
خود خدا بھیجتا ہے اپنے درود	تم بھی بھیجا کرو درود شریف
بزم مولدین جب ہو تم حاضر	بڑھتے ہر دم زہود درود شریف
حضرت مصطفیٰ کا پیارا نام	جب نوبت پڑھو درود شریف
جس سے لوہا سادل بنے سونا	ہے وہ اسیر لودرود شریف
گر دھین صدق دے کافی ہے	جملہ حاجات کو درود شریف
پانچ گنے چار بیشک تک برکت	دل سے بھیجینگے جو درود شریف
آخرت کے سفر کو ہی بیدل	تو شد تم لچ لودرود شریف

بیان فضائل قرآن

نور دل روشنی جان ہی قرآن شریف	ہادی انس نبی جان ہی قرآن شریف
کتاب ہی فل میرا ایمان ہی قرآن شریف	جان کمتی ہی جان ہی قرآن شریف
دین ایمان کی پہچان ہی قرآن شریف	کرتا کافر کو مسلمان ہی قرآن شریف

۱۔ علامہ زرقانی شائع ہوا ہے روایت کی کہ جب کوئی آدمی درود پڑھتا ہے فرشتہ تعجب نبوت میں عرض کرتا ہے کہ اس آدمی کا نام کیا ہے؟ فلاں بیٹا فلاں ہے اور یہ روایت جذب القلوب میں بھی ہے ۱۲۔
۲۔ درود سے پہلے حاجات و نعمات کا پورا پورا جذبہ القلوب میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۴۰ نے روایت کیا ہے ۱۳۔
۳۔ جذبہ القلوب میں ہی کہ درود کی برکت اولاد اور اولاد کی اولاد چار طبقہ تک پہنچتی ہے ۱۴۔ درود کو
کابل صراط پر نور ہوگا اور قدم ثابت رہینگے اور نجات ہوگی یہ جذبہ القلوب میں ہے ۱۵۔

چشم حق بین کو دکھاتا ہے حقائق کیا	سر دیرہ عرفان ہی قرآن شریف
جسے قرآن پڑھا گو کیا حق سے کلام	واہ کیا قریب سامان ہی قرآن شریف
وہ تلاوت سے چو ادب شرائط سے ہو	یوں پڑھتا ہر نشان ہی قرآن شریف
دیتا برابر کو کیا کیا ہے غذائیں روحی	گو یا نعمت کا بہر انوان ہی قرآن شریف
بوی معنی کی مہم مغز نے پائی تو کہا	پھول بوسنیل وریحان ہی قرآن شریف
حسن قرآن کو جو جاتی ہی دینی نیت	پڑھتا جب کی خوش گمان ہی قرآن شریف
ملتی ہر حرف کے پڑھنے میں دین میں رحمت	واہ کیا رحمت رحل ہی قرآن شریف
دس گنگار کو لیک گا وہ جنس سے بچا	حفظ رکھتا جو مسلمان ہی قرآن شریف
مانو قرآن کے فرمان مسلمانو تم	دیکھو اللہ کا فرمان ہی قرآن شریف
بے وضو ہاتھ لگائے تنہا سکھو من	کیا ہو فی عزت شہان ہی قرآن شریف
تاج اس شخص کے گمان باپ کے سر پہ گنا	پڑھتا جو عاشق قرآن ہی قرآن شریف
جس کا جی چاہے ہے سیر حرم میں بیدل	اپنا منظر تو یہستان ہی قرآن شریف

موت اور قبر کی حقیق میں کوئی رفیق نہیں

خدا ہی بند و نکا اپنے ہی ننگسار رفیق	نہاں نہ بانی بھائی نہ کوئی یار رفیق
سنی اجل نے کیسی نہ ایک بھی فریاد	ترپتے رہ گئے سب چچ مار مار رفیق
ہزار حیف ان آنکھوں کے سامنے ہو خزان	سدا جہاں آنکھوں کے دیکھا کئے ہمار رفیق
جو مر گیا وہ گیا پھر کے یہاں نہ آگیا	تمام عمر بھی رو میں جو نزار رفیق

۱۔ حضرت شریف بن عباس سے القرآن ادا ہے اس میں قرآن ایک ضیافت نامہ یا اسباق کی لطافت سے حدیث شیخ
محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوٰۃ میں روایت کی کہ ۱۲۔ حدیث مشکوٰۃ میں ہے لیکن عمل شرط ہے کہ حلال و حرام
کو سمجھے اس واسطے شعر میں لفظ مسلمان لکھا ہے کہ اصل مسلمان وہ ہے جو احکام قرآن پر گروں جھکا دے ۱۳۔

دیا اہل نے کنار لحد پہ جب پہنچا
کیسے جان کی جانکنی کیوقت تشار
پڑا ہے گورین تنہا غریب و سبکیں
نہ آئے قبر پر ایک دم کدھڑپن وہ بہم
زمانہ آج ہر اپنا توکل پر آیا ہے
رفیق چاہے تو کہ صدق دل سے نیک عمل
تو ہی رفیق ہو بیدل کا اُسکڑی لایب

انشاد بیدل او آہ و فضائل حج بیت لہم

کھتا ہے باندہ کے احرام جو بند الہیک
جب بنا کعبہ تو کی حق نے سنادی حج کی
آ کے دنیا میں ہی جاتا ہی بندہ حج کو
اگر گئی ست ازل میں جسے آوارست
لبے لب لگے لبیک جب آیا لب پر
حج تو سب کے نے ہیں پر حج کی حلاوت جسے
حاجی و رہنا اوجسے کہیں ایسا تو نہ ہو
اُسکا احرام طواف اُسکا اُسی کا حج ہی

۱۔ ابراہیم سر قندی رحمہ اللہ نے تباہی عالمین میں روایت کی ہے کہ جب بندہ احرام کے پیرے پہن کر کعبہ
کے آگے رو کر دو گارو زل اُسکے جواب میں لبیک فرماتا ہے ۲۔ اُسے تفسیر روح البیان وغیرہ میں ہے جب حضرت ابراہیم
کعبہ بنا کر مکہ کو لوگوں کو کعبہ کو اسے کعبہ قرار دینے پر کھارا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اُنکی آواز میں سنائی
تاکہ سب جگہ پہنچا دیں سو رفتہ و رو زمین اپنی ان کے پیٹ ادا پ کی پشت میں تھیں جسے کہا لبیک اَللہم لبیک ۱۰

کر لوج یہ بھی تو احوال دل دولت لو
منعم و خوش بخش طرب کے نعمات
مائل حج ہنودی لال تو سرست کمال
یہ تعبیر ہی ہی شان اطاعت بیدل

توصیف ماہ میلاد شریف

آیا پھر خیر سے اب ماہ ربیع الاول
سال بھرتے ہیں شقائق تنہا کرتے
دیکھا جاتا ہے تو گھر گھر ہونی عشاق میں عید
کھل گیا غنچہ دل آگئی عالم میں بہار
ہر طرف ہونے لگی مولد اقدس کی دھوم
موج کا زور ہے اور وصل طے کا ہر شور
کستہ رہتی ہے تعظیم ہمیں میں
مجھے سن سکے ہوا تازہ دلوں میں ایمان
سال بھر دلمیں سرور اُنکے دیکھا جنگو
معنی اس نام کے ہیں درجا اول کی شہا
کس منہ میں ہو بیدل فیضیت کہ ہوا

بیان اہمیت نور خیر البریۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

بنایا اصل قدرت نے نور مصطفیٰ اول
بحال غیب کا منظر نہایت آئینہ اول

۱۔ ربیع موسم بہار کہتے ہیں اور لفظ دل مراد لے لیا ہے ۱۰

کسی ظلمت عدم کی ذرہ ذرہ بچک اٹھا
 ہے پروا اُس کا یہ انوار رنگا رنگ کجاوے
 پہلا بھولا ہو گیا کیا باغ عالم شان حق دیکھو
 خطاب کن ہوا خالق سے جب نور محمد کو
 جناب مصطفیٰ کی رُوح سے رب فیض لیتے تھے
 ہوئی جب آدم و حوا کی قرین باغ جنت میں
 تماشہ ہر کچھ پیدا ہوئے وہ نسل آدم سے
 یہی وہ پرشل نکلا شجر سے پھر وہ تخم آخر
 بظاہر گرچہ آئے دورہ آخر میں وہ لیکن
 ہوا اظہار جب ذات احد سے ہم ممکن کو
 لیا ارواح سے علم است اس لئے جسد
 کلمے بنایا معراج میں تھے آپ کے پیچھے
 اٹھائے جائینگے سب اولین و آخرین جسدان
 گذر ہو گا نہ ہرگز انبیا کو باغ جنت میں
 بیان کیجے کہ ان تک مصطفیٰ کی ولایت کو
 جسے جبرئیل ہو جس کا مقصد حق سے ملنا ہو

اگر کابوس ہی الفت سولہ ایک سے بیدل
 ازل میں جس کو جام عشق حمل چکا اول

۱۰ حضرت شیخ جوادی نے فرمایا انبیا و مرسلین عالم مرئی ارواح انبیا و مرسلین عالم مرئی ہوں

سلام شتمن رحلیہ خیر الانام علیہ السلام

تاقیامت اس بہار باغ جنت پر سلام
 دل سے اس جان جہان پرچا ہے پڑھنا و
 خاک طیبہ اب جنت سے گدھا اٹکا خیر
 سر سے پاک نور تھاتن اسلئے سائر نہ تھا
 پیش گنجان اور کلانی سر میں اس کے تھی
 چاند کا لکڑا تھا پیشانی تو رخ بدر تمام
 سرخ ڈوری آنکھ میں رہتے تھے اور نیچے گاہ
 ناک و لہر و مژگان کی نقاست پر درو
 بینی اقدس تھی جیسے شمع کی لو ہو بلند
 بطن صافی سینہ چوڑا و نوون شانہ تھے قوی
 رہتا بے خوش بود معطورت عالی و تنگاہ
 تھا ورم آجاتا قدموں پر قیام لیل میں
 بیدل سکیں کا یارب بھیجا رہ تو درام

نعت شریف شتمن رحلیہ لطیف

ابو سییدہ گیسوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 برق بخلی روی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 طیبہ لغت لا رمل و سکون یا درختانی در زمرہ کائنات چلے دین کو شرب کہتے تھے یہ شتیق ہو شرب سے شرب کہتے
 جن فساد کو نہت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ دین کو شرب کہتے کہ لکڑا برا و طیبہ کہو و لفظ شتیق جن
 طیبہ سے جمع ابھار میں لکھا ہے اور طیب کہ سطر ممل کہتے ہیں خوشبو کو اور طیب تبار ممل کہتے ہیں لذیذ اور پاک چیز کو
 ۱۲ سنہ ۱۲۰۰ مروج قیامت بیانہ قد ۱۲
 ۱۳ یعنی صفائی و رونق ۱۳ سنہ یعنی زمی ۱۳

به روز باری محمد صلی الله علیه و سلم
 در میان بنی کدره از بنی نضیر از بنی شیبان
 که در میان آنها قادیان و کاهلی و کاهلی
 رخ پشاشت قتل و کلمه دین و محرم بنی
 بنی و طوطی و طوطی و طوطی و طوطی
 کاشن بنی بر غم کاه و دام بنی و کاه
 خنم کاه و بنی صفت یعنی قوی و خنم
 سحره کاه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 محوط کاه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 کاه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 خاک شفا کاه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 حد و بنی صفا کاه و بنی صفا
 ای بنی صفا کاه و بنی صفا

صلوات الله علیه و سلم
 صلوات الله علیه و سلم

معراج سیدنا محمد
 حین اتی ایلیا محمد

عید طرب باری محمد صلی الله علیه و سلم
 مشک خن بنی محمد صلی الله علیه و سلم
 سحره کاه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 کاه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 رنگ رخ بنی محمد صلی الله علیه و سلم
 بیخ و بنی صفا کاه و بنی صفا
 دوش و بنی صفا کاه و بنی صفا
 به یق با زوی محمد صلی الله علیه و سلم
 پلین اگر خن بنی محمد صلی الله علیه و سلم
 جوبه و بنی صفا کاه و بنی صفا
 دار شفا کاه و بنی صفا
 کل کی نظر بنی محمد صلی الله علیه و سلم
 بیدل محبت گوی محمد صلی الله علیه و سلم

قل کان فی رجب مکرم
 جبریل قال له تقدم

الله روز عید طرب باری محمد صلی الله علیه و سلم
 شایسته و کوفی و کوفی و کوفی و کوفی
 انفال بنی صفا کاه و بنی صفا
 شعی خنم کاه و بنی صفا

صبارا قاما همتا محمد
 فوق السماء علا محمد
 فاشرا و ساء الوسا محمد
 لا نسأل عن علا محمد
 یسئلو الیک یا محمد
 الی شفیع سوی محمد
 و اشفع للعیش المخلد
 و اکشف دجانا یا محمد

صلوات الله علیه و سلم
 الله شرفه و کرم
 مولا و تربیه و کلم
 کانداری و الله اعلم
 عبد السمیع و قد تهی
 یا کھف الفقر ارحم
 ثم التباعد من جهنم
 بالوجه کالبدر الممتم

نعت فارسی

محو انوار لقای کیستم
 هر سخن شد در دهن قد و نبات
 میرسد بخیم الله در جواب
 میتراد و از لجم آب حیات
 گزینم دلم دل بدین مصطفی
 نغمه ام شد زب گوشت قدسیان
 سالکان را ناله ام دل می کشد
 خانه ام چون شمع گل شد گلستان

غرق موج جلوه های کیستم
 طوطی دست سرائی کیستم
 تاج حکم و رضای کیستم
 محو ذکر جانفرازی کیستم
 گشته مخلوق از برای کیستم
 عندلیب خوشنوازی کیستم
 یارب و از برای کیستم
 گلشن آرای شای کیستم

کی بود بیدل بشا نام میانه
 زانکه بیدانی گدائی کیستم

احمد رب العالمین

تو ہی مہشا ہو شاہشاہ رب العالمین
سرگرتے ہیں تیری درگاہ عالیجاہ میں
عرش سے لفرش تک یکرازل سے تابہ
فلسفی کی عقل چکر کھائے صد سال تک
انیا فاولیا کیا قطب کیا ابدال غوث
کوثر اور ینیم کیا مانگین تیری تشنہ لب
ہوتا ہر بند و کیا ایسی یکسی میں توفیق
لیچل اس رستہ کو تو رخصی ہو تویر اسول
کس سے کون فریاد بیدل کون ہو اسکے سوا

۱۔ ریختہ ملک میں جو غازی شریف صاحب نے لکھا ہے

شرح راز و نیاز و درادای نماز

جلوہ ہی خاص رحمت حق کا نماز میں
مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
آپ کو چاہا خاص اپنے شہشاہ کے حضور
مولیٰ میں اور بندہ میں رہتا نہیں بجا
جب تک تہ اوٹھای بانڈہ کے نیت تو یوں سمجھ
کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو

۱۔ جب نماز ہو چکے حضور جواب باری دست مبارک سے ہوا سکھانام قیام ہے چوب کھڑا ہو کر نماز و قعود پر ہنسنے میں عظمت الہی کا
معاشرہ ہوتا ہے و انما اوتیٰ حضرت علی علیہ السلام کہ اس کا بیان دینی تعلیم اسکا نام کج ہے چاہا رہتا ہو جسکی حاجت علی
میں لایا کہ اسکو درود و نماز میں بدین میں شریف نماز میں کشف و رکعت اور سحران ربی الاعلیٰ کہ تیرے پاس اشارہ کیا کہ اسکی اعلیٰ
وی کی کوئی کیا مانگے چون اس زمین سے پیدا ہوں جس پر رکھتا ہوں پھر ہی میں چلا ہوا جواب بندہ یہ اعمال میں اذکار و سوا

احمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب
حمد و ثنا و رود و قمرات دعا سلام
تن کی صفائی حق کی صدا کی روشنی
قبلہ کر اپنے قلب کا رب کریم کو
کیون در بدر پہرہ وہ مدد مانگتا کہ جو
پڑہ پڑہ کے تو نماز عاصدق سے پاک
در پیش دست خواب سحر میں ہر بے نماز
ست کر قضا نماز کٹری سر پہ بوقضا
گر قیر کی اندھیری سے ڈرتا ہی پڑہ نماز
نرمی سے کرتا ہو ملک الموت قبض جان
یہ قبر میں ایس میحشہ میں ہو شفیع
رکھیگا سر بلند او نہیں پاک بے نیاز
بیدل نماز کیون نہو معراج نہیں

معبود ذوالجلال سے پایا نماز میں
ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز میں
او بندے خویان نہیں کیا کیا نماز میں
جس طرح موندہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز میں
ایک نستعین ہے پڑہتا نماز میں
مقصود وہ کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں
اور اوٹھ کے آیا عاشق مولا نماز میں
سن مالک قضا کا تقاضا نماز میں
ہے ظلمت لحد کا اوجالان نماز میں
تلخی موت کا ہے مداوا نماز میں
عقل کی راحتیں ہیں سب نماز میں
ہے جہنکا سر نیاز سے جھکتا نماز میں
پاتا عروج و قریبے بندہ نماز میں

اعلان فضائل رمضان

واہ کیا ماہ مبارک ہے یہ ماہ رمضان
جو ہوا سب بات خوشنود کر آئے رمضان
چاند بھتی ہی ہوا حکم کہ مان اسی عنوان
بند و راز سے جہنم کے کئے جاتے ہیں

۱۔ سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ترجیع ملاک اور پڑھنا و اسرار الصالحین پر ہے ۱۲ منہ ۱۲ یہ حدیث درۃ انصابین
مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۲ پر ہے ۱۲ منہ ۱۲ شعلہا سے جہنم ۱۲

۱۔ ریختہ ملک میں جو غازی شریف صاحب نے لکھا ہے

عرش کے نیچے لگی چٹنے ہو جنت کی
مخل جنت میں ہوا لک کوہ کلی نعمات
پوچھا عورتوں کیا جشن پر ضوآن کے کہا
بارہ میوہ نین تھے یعقوب کے جیسے یوسف
کرتے اس ماہ طرب میں ہیں فرشتے شہروز
یہ وہ دن ہیں کہ اے نفل میں فرض کا ثواب
روزہ والے اٹھیں جب قبر سے بھول گیا
کیا مہینہ کہ دن ات ہو طاعت کی ہوا
سمشترین اہل تراویح کا قرآن ہو شفیع
روزہ داروں کی خوشی ایک ہو فطرا کی وقت
اجر دلوائے گئے ہر شے کا طانک کے ہاتھ
خواب احت میں بھی صایم کو چوٹ کا ثواب
روزہ رکھتے ہیں جو تسلیم و رضا کے طالب
حشر لیا انھی بند و نین ہو یارب جنگو

اور سچائی نگین جنات ذوات الارواح
کہ کسی نے نہ مٹا یا اس غنائیہ اسحق علیہ السلام
ہے یہ اس ماہ مبارک کی خوشی کا اعلان
یوں ہی کل بارہ مہینوں میں پچاس رمضان
روزہ داروں کے لئے حق سے نفاذ و عفو
ہو دیں کہ فرض تو شرکی جزائی میں
خوان یوں کے بہرے آئینے لیکر غلمان
دن کو روزہ ہے تراویح کا شب کو سنا
روزہ داروں کی شفاعت پہ ہو قائم رمضان
پھر خوشی ہوگی بڑے وقت لقا الرحمن
دیگر روزہ کی جزا آپ وہ مالک ذیشان
روزہ داروں پہ اسد کا کیا کیا احسان
انکے شتاق بہشت ان سے ہے راضی دین
رضی اللہ عنہ عنہ علیہ کافران

۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱

روزہ داروں کے لئے کھولینے کے لئے
مرے دم گر ہو تجلی کا کرشمہ بیدل

بیاغ حبت کا وہ در نام ہے جس کا رین
ظلمت گور ہو رشک شب قدر رمضان

حکمت‌تشریبه بصائمان در ماه رمضان

شان تقدیر کا منظر ہے مینا رمضان
کھانا چھڑواتے ہیں روزہ میں تو حکمت یہ
راتے ہیں لذتِ جوانی و شہوانی ترک
کسی طاعت کی خرابی کی ہر قصور
ایسے درجن چڑھی بگاڑتے ہیں کہ جو
رکھیں روزہ کو جو روزہ کی طرح تب دیکھیں
روزہ دار ایسے بھی کہتے ہیں کہ روزہ کھانا
حق نے دی ہو شب قدر مجھے ہم قدر
چاہے روزہ میں پاک اور منور رہنا
یہ بھی کچھ روزہ ہو جب چڑک آب و طعام
کھانا جب نہ میں چھوڑا جو ہمیشہ تھا حلال
کام کیا دینگے عمل بے سرو سامانوں کے

جسکی تشریف میں ناطق ہیں حدیث اور قرآن
تاکہ انسان میں پیدا ہوں تقدس کے نشان
جو ہر روح میں دیتا ہے لطافت انسان
اور جزا روزہ کی یہ ہے کہ ملے خود رحم
جان دل کرتے ہیں مالک کی ضامین جان
کیا اثر اسکا ہے کیا اسکی صفت ہے کیا شان
ہنہیں پاتے ہجرت اسکے کہ رہو وہ عطشان
ہامی اسکا وہ کرم اور پاست اسکا
چھوڑنا بغض و حسد شوق و فخر و عصیان
کھاتے مردارین کرتے ہیں جو غیب کی بیان
کیونہیں بچے حراموں سے یہ ہو کیا ایمان
نہ کچھ ادب سنن میں نہ شرب و دارکان

کچھ بہرہ و سائنس طاعات پر اپنی بیدل
کر کے مقبول مگر رحم سے اپنے رحمن

سلف تفسیر روح البیان میں حدیث انا اجزی کی ذیل میں لکھا ہے کہ روزہ داری کی جزا غفر میں ہوں نہ صوم نہ قصو نہ پھر گناہ کا
برہ روزہ ہی جو غوام کا روزہ حقیقی ہوتا ہے گناحتہ ۲

انکی بشارت ہے دئی دم سے تالیسی نبی
 سولہ میں لگے سننے ہر جہان ملک تھے کھڑے
 نور لادت کی چمک نبی زمین سے نالک
 نور افضل صدر روح ازل جان ابد
 پاتا جہان ہر ملک جھلکا ادھر ہر ملک
 سینہ الم شمع کیا دل معرفت بھر دیا
 انکا محبت خود خدا ان پر فدا ہیں انیا
 پہنچے بقیہ من بنی سب نبیا تھے مقتدر
 چھوڑا بساط خاک کو پھر طے کیا افلاک کو
 جب کا سفر معراج ہو تاعرش جنکا راج ہے
 وہ عرش کو مستنشین تو ہیں کج خلوت گزین
 لبہ تصدیق نازن سینہ پر قربان نشین
 وہ غمزدہ تھے غم بیا وہ مخلصوں کے کیسا
 مروے جلانے اپنے بیمار اچھے کرنے
 بان ای گردہ عاشقان کیوں لہتے ہر نجان
 کرتے ہو کیوں و جان بخشہ رو سیا کی طلب
 بیدار تھے کھٹکا ہو کیا میدان یوم الحشر کا

۱۱۱ یہ ایک وقت خاص کا بیان ہے جب ایام رضاع میں ایکو چلے مسدود لٹا دیں حضرت آپ اٹھکی اور طالع
 تھے اور حیرانہ کھجک جاتے تھے روایت حضرت عباس سے بھی تھی روایت کی ہے ۱۱۲

استحسان محفل میلاد محبوب رب العباد

اوس شتا فان محفل میلادین
 حمد حق نعت پیر اجتماع المومنین
 عطر ملنا بانٹا شیرینی سلگانہ بخور
 کان ہیں سنتیں میں دل انظیم میں لکھ دو
 قاری میلاد جب دھڑک لگا پڑنے سلام
 حیفا سپر جب کبریا جو میں دیکھتا ہے
 مع خوان پڑتے ہیں گویا پھول تھیں پتھر ہیں
 موج کس موج خوان آتی ہے جون موج نسیم
 جنکا دل گھائل ہوا عشق رسول اللہ
 ہر طرف امتی پڑتے ہیں تسلیم و درود
 جب بنی سوا یا است کے سلام و گلاب
 آیا نور فیض روحانی جسے کہتے ہیں لک
 گھر میں جب چھوٹ گئی گویا کہ سورج اگیا

۱۱۱ نظیر کی قرآن شریف میں موجود سورہ البقرہ میں آیہ ۱۲۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو
 تبارک اور کشف اور بیضاوی اور دیگر مفسرین نے تفسیر میں اس بات پر کہ یہ آیت ہے کہ قیامت
 میں قرآن و جلال ربانی کے آثار ظاہر ہونگے اور دوسری جگہ قرآن شریف میں آیہ ۱۲۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو
 کہنے میں شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں ہر چیز اپنے اصل سے اگلیاں دیکھتے ہیں وہ مقام پر کہ کفار کے دل میں حب و حسد ملاقات
 کی جگہ اور انکو شکست فاش ہوئی بیان خود اس قدر لے لے ہی قدرت اور جلال ظاہر ہو گیا اور انکو اپنے اسطرح
 سب کو محفل میلاد شریف میں بھی فیوض روحانی بنی صلی و سلم کے ظاہر ہونے کو ہی گانا گانے لگے گھر میں
 و صوبہ انیکو آفتاب کا انکھرتے ہیں واسطی مدی منی شاعر الی صراط مستقیم ۱۱۲

جو براکتے ہیں محفل کو دین الہ سے
ہے مجرب اولیا کا جو کہ یہ محفل کرے
گازرونی قسطلانی ابن جزری بوسید
ابن ائل کے دلائل کو جو ہونیزین مطلب
کچھ تو اس محفل میں پایا جو یون آداب

منقبت حضرت مخدوم سید علاؤ الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

ماہ بروج صابر علاؤ الدین	نور فیض خدا علاؤ الدین
محورب العلاؤ الدین	عشق حق میں فنا علاؤ الدین
رکھتے فاقہ طعام دنیا سے	کرتے رومی غذا علاؤ الدین
پہنچے عالی خطاب صابر کو	تھے جو موضوع علاؤ الدین
سیف قاطع کا تھا زبان میں اثر	کرتے جسد دم و علاؤ الدین
عالم شریع عابد و زاہد	عارف باخدا علاؤ الدین
فقر میں جیتا اور شب سید	سید الاولیاء علاؤ الدین
کان گنج شکر کا دوسرے	گوہر بہا علاؤ الدین
چشت کے خاندان عالی میں	ہوے صدر العلاؤ الدین
طالبان صفائی باطن کو	زنگ دل کی جلا علاؤ الدین
ذوق جام الست میں شہر	رہتے بخود علاؤ الدین
کروئے اک نظر میں لکھنوت	مرجام حب علاؤ الدین
اپنے بیدل پہ بھی نظر نہ	میرے صابر پیا علاؤ الدین

منقبت حضرت خواجہ معین الدین بنجر رحمتہ اللہ علیہ

قطب دور زمان معین الدین	شاہ تسلیم جان معین الدین
حکم مولای کل سے خواجہ ہو	خواجہ خواجگان معین الدین
بخشی مولا سے جب ولایت ہند	آئے ہندوستان معین الدین
شب ہمارے وان طواف حرم	صبح آجائے یان معین الدین
توڑا سب کفر و کافری کا ہجوم	جب ہوئے حکمران معین الدین
ہو کے مغلوب بول اوئے کفار	الامان الامان معین الدین
جن بھی فرمان انکا مان گئے	تھے شہر انس جان معین الدین
کھولے کیا کیا خالق و اسرار	محرم کن فکان معین الدین
شان حق کے نشان دکھایا	لابیان کا بیان معین الدین
چشتیان بہشت مسکن میں	رواق خاندان معین الدین
میرا منہ کیا بجا کی طرح کروں	میں کمان او کمان معین الدین

سب الم دور ہو گئے بیدل کے
گر ہوئے مہربان معین الدین

فضائل صلوات بر روح سید الموجدات

بنی کی شان میں ہو جسد درود پر ہو	محبوب پاؤں کے جنت میں گھر درود پر ہو
پڑھو درود اگر دل کی ہی جلا منظور	یہ چشم دل کا ہی کحل البصر درود پر ہو
خدا تو بھیجے ہی صلو و سلو کا خطاب	تم ایسے بیٹھے ہو کیون بنجر درود پر ہو
پہنکے جامہ خلعت ہما کے عطر خلوص	خدا ہی پاک کے محبوب پر درود پر ہو

جو اپنے کاموں کا انجام نیک چاہتے جو
خیال قدیم جو ہو سو قدادے کٹرے
نی کے صدقہ تمہاری مراد ہو حاصل
رہو گے حفظ الہی میں رات دن محفوظ
فرشتے جاتے ہیں لیکر درود حضرت کو
رسول پاک کے حق میں قیام بھی تھوڑا
دو لب زلف و چشم سیاہ دور خا
بچا دے تگو جو دن سے ایسے محسن پر
جست گناہوں کی شامت میں پائے پھر ہو
ہزار در کوہ ایک دو کفایت ہے
خدا وہ دن کرے بیدل کہ تم کٹرے ہو

عرض سلام در حضرت خیر الانام

السلام سے روی پاکان سوی تو	فبسم عالم خیم ابروی تو
لے شب قدر مجھان سوی تو	عید شتاقان محزون روی تو
لے نمایان نور حق از روی تو	اللہ طلعت نیکی تو
شد شب سہرا چما اسرار طے	بود باسولی چو گفت و گوی تو
چیت با کحل الجواہر کار ما	کحل چشم ماست خاک کوی تو

سہ فقہ شامی شاخ در مختار نے بہت مواقع دروغانی کے کہے ہیں انہیں سے چند موقع اس غزل میں
کہے گئے مثلاً کہ فی مہم پیش ایک وقت چہرہ نماز دیکھا دل و آخر و اسطین پڑھا اور صبح شام پڑھا ۱۲

می مدبران و مہم نجات مشک
ہجو روی گل ز گلشن می رس
جان بکشتیم کاش آرد صبا
لشکری بر ہم زدی ازشت خاک
خود خدا توصیف خویت میکند
شافع بیدل بروز بعث و نشر

نعت شریف اکائنات عرض بعض حاجات

جسکے ہیں رہنما رسول اللہ
اُسکی کشتی کو موج سے کیا تم
دل سے بھیجیگا جو درود و سلام
کیا مقدس ہیں آپ کے القاب
مجلو مطلوب بس ہی دو ہیں
ہم گداؤنیہ بھی نظر کیجے
ہو اب تلک ہنو ہر گز
جزو شب میں وہ کل کو دیکھ آئے
غل تھا افلاک پر کہ آئے حضور
جا کے سدرہ پور گئے جبریل
تھانہ و مان غیر کیا ہی خلوت تھی
انبیا سب ہیں پیشوا لیکن

جدا خاک در شکوی تو
عاشقا نرا از بدینہ روی تو
نفخہ از نکست گیسوی تو
مرحبا ای دست دای بازوی تو
فوق ازین باشد چہ وصف غوی تو
یا تولی یا عسرت نیکوی تو

دینگے حق سے ملا رسول اللہ
جسکے ہیں ناخدا رسول اللہ
دینگے اُسکو دعا رسول اللہ
منقطعے محبت رسول اللہ
اک خدا دوسرا رسول اللہ
اسے شہ دوسرا رسول اللہ
دوسرا آپ سار رسول اللہ
عرش سے تاثرے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ
ملے مولے سے جا رسول اللہ
یا وہ خالق تہا یا رسول اللہ
سب کے ہیں پیشوا رسول اللہ

اہل مشرکی جب بندہ کی حسین
بھولنے کا نہ محو مشرکین
ہو جائے میری مشکوین شفیق
قبر میں بھی جہاں وقت سوال
اپنے بیدار کی نعت کر کے قبول
ہوئے صاحب لوا رسول اللہ
یا شفیق الوار رسول اللہ
میرے مشکوین شفیق
دیجئے گا دکھ رسول اللہ
دیجئے اس کا صلہ رسول اللہ

دیگر مکرر

لَسْتُ أَهْوَى سَوْأَ رَسُولِ اللَّهِ
وَتَقْبَلُ تَقْبَلًا حَسَنًا
وَأَجْعَلُ شَرَّ عَنَّا شَرِّ عَيْتِهِ
يَوْمَ تَسْكُو شَفَاهَا عَظْمًا
مُظْلَمٌ لَيْلٍ فَرَقَتْنِي فَاضِي
أَرِنِي بَدَارَ وَجْهِهِ أَرِنِي
فَتَحِيْمُهُ فَرَأَى لِقَابِي
مَا الْعَبْدُ السَّامِعُ مَلْتَمِدٌ
رَبِّ سَيِّئَةٍ عَلَيْهِ ثُمَّ عَلَا
رَبِّ نَزَّ فِي هَوَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلُّوا آتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
وَهَذَا أَنَا هَكَذَا رَسُولِ اللَّهِ
أَرْوَنَا مِنْ ذَلِكَ رَسُولِ اللَّهِ
سِرَاجِ الدِّجَةِ رَسُولِ اللَّهِ
طَالَ شَوْقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
وَتَعْلِيمُهُ لَقَى رَسُولِ اللَّهِ
غَيْرُ مَكْهَفِ الْوَرَى رَسُولِ اللَّهِ
مَنْ مَضَى فِي مَرْضَى رَسُولِ اللَّهِ

ظہور خوارق علیہ درایام ارضاع حلیمہ سعیدہ

وہ چاند آگیا تیرے گھر پر حلیمہ
وہ آئینہ رواں تر گھر حلیمہ
حلیمہ کو رخصت کیا آئینے
بے برج قراب ترا گھر حلیمہ
نصیب کی ہے تو سکند حلیمہ
خدا ہو نگہبان ویاور حلیمہ

یہ فرزند لب لباب جوان میری
گاہ ہونین یون کیو محفوظ یہی
یہ درمیتیم ایسا نکلیگا جس سے
ہے درہ سا گونج پر پڑتے پڑتے
سر سرش اعلیٰ سے تخت لائے تک
بٹھا کر سواری پر خیر الورے کو
کئے سجدہ مکرر شکر خدا میں
زمین ہوتی سر سبز تاجہاں تم
نرا غیب سے آئی اور عجیبی دھوم
نھی دانی مگر باد شہزادیوں سے
روایت ہو نہ سایہ عورت نے پوچھا
جہاں کھلگئی آنکھ دیکھا ترا گھر
ترے گھر میں جلتی ہو کیا رات بھر آگ
کہا رات بھر آگ کا کام کیا ہے
محمد کے کمرے کی ہے وہ تجلی
جگہ جاننا دیکھو کمر روشن ہے
وہ مجبزی ہون لائن کس بیدار

لا الہ الا اللہ

رکھ اپنا درود لا الہ الا اللہ
ہے رنگ دلی جلا لا الہ الا اللہ

اسے جان سے رکھو بہتر حلیمہ
رہے تپلی آنکھوں کے اندر حلیمہ
ہوں رو لعل دیا قوت احمر حلیمہ
یہ چمکیگا سوچ سے بڑھ کر حلیمہ
نہو کوئی خلق اس کا ہمسر حلیمہ
نکل آئی مکہ سے باہر حلیمہ
سوار ایسا لائی ہے مجھ پر حلیمہ
چلی دیکھتی بانغ اختر حلیمہ
ہوئی سب کی سزا رخسار حلیمہ
ہے ایشیاں عزت میں بڑھ کر حلیمہ
چمکتا ہے شب بھر ترا گھر حلیمہ
کہ دیوار و درہن منور حلیمہ
کہ تجھتی نہیں ایک دم بھر حلیمہ
یہ شعل جلائی نہ خگر حلیمہ
جو مکہ سے آئی ہے لیکر حلیمہ
لٹائی ہے جب کر کے کس حلیمہ
جو کہ گذرے دفتر کے دفتر حلیمہ

وہ شخص پانچ گنا جنت کی ذمہ داری
ہے جو حق وہ پچاس گنا جہنم میں آئے
کے لئے پچاس گنا جنت کی بھی پچاس گنا قیمت
جو چاہے ہو کھولنا جنت کا دروازہ جہنم کو
پچاس گنا کل سے نہیں ہے یہ کلمہ توحید
حدیث میں ہے جو ارض و سما و زمین کرین
میں پانچ رکعت جو دین رسول اکرم کے
مازور و زورہ و حج و زکوٰۃ سے پہلے
ہزار سال کے شرک اور کفر کی غفلت
بہت سے ذکر میں لیکن حدیث میں آیا
یہ طے کرتا ہے ناسوت منزل ملکوت
حقائق جبروت و وقایع لاہوت
ثبوت وحدت حق ہے جو لفظ الہ سے
رموز شرح و طریقت ہیں میں سب روشن
بحق احمد مرسل دعا ہے بتیل کی

ہے صدق دل سے پڑھا لا الہ الا اللہ
وہ اس کا احسن ہے کیا لا الہ الا اللہ
تو مستطیع نے کہا لا الہ الا اللہ
پڑھو وصدق وصف لا الہ الا اللہ
لکھا ازل میں گیا لا الہ الا اللہ
رہیگا سب سے بڑھا لا الہ الا اللہ
مقدم ان میں ہوا لا الہ الا اللہ
خدا نے فرض کیا لا الہ الا اللہ
دے ایک دم میں سٹا لا الہ الا اللہ
ہے سب میں ذکر پڑا لا الہ الا اللہ
ہے طرف رہا سہما لا الہ الا اللہ
ہے سب کا عقد کٹا لا الہ الا اللہ
نوفی غیبر ہے لا الہ الا اللہ
ہے شمع نور ہی لا الہ الا اللہ
کہ خاتمہ ہو مرا لا الہ الا اللہ

۱۲۔ یہ وہ حدیث ہے کہ اہل بیت نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اپنے جبریل سے اور جبریل سے پروردگار جل جلالہ سے کہ فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل حصی امن خدا کی ۱۲۵۔ یہ روایت فقہیہ ابو الیث رحمتہ اللہ علیہ سے تہذیب میں لکھی ہے۔ ۱۳۔ یہی فقہیہ ترمذی کی روایت ہے لا الہ الا اللہ مفتح الجنت ۱۴۔ مشکوٰۃ کے باب التیمم و التلیل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا اگر ساتون آسمان اور زمین سے دالے اور ساتون زمین ایک پتھر زمین رکھیں اور لا الہ الا اللہ کہیں پڑھیں البتہ غالب کیا جائیگا لا الہ الا اللہ ۱۵۔

فضائل کرسیلا و ماہ میلاد حضرت خیر العباد

ذکر کے رخ روشن کا کیا جاتا ہے
ایک سال نور کا آنکھ میں بند ہوتا ہے
ایک جاری پر کس طبعان بخش کی یاد
موندے پڑکا جو مرے آب بقا جاتا ہے
کسکے یہ نام کی تعظیم ہے ہر جانب سے
محب صل علی اپنے پڑھا جاتا ہے
وہ محمد جسے حق نے کیا محبوب اپنا
فخر کل ختم رسل ان کو لکھا جاتا ہے
آنکے مولد میں ہوئے اے ملائکہ حاضر
حورین حاضر ہوئیں جنت سے سنا جاتا ہے
ایسا محبوب کہ جو انکی اطاعت میں ہوتا
وہ بھی اللہ کا محبوب گنا جاتا ہے
ماہ میلاد شریف آتا ہے جب عالم میں
ہے ربیع دل عشاق ربیع الاول
برم عشاق کو گلزار بن جاتا ہے
اس مہینہ میں جنتیئے میں بتیل ملود
غنیہ گل کی روش دل کو کھلا جاتا ہے
سال بھر دے نہیں اسکا مزہ جاتا ہے

وقایع میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

شب مولد ہے رحمت کی گٹری ہی
اجابت خود لب فرش الہ گٹری ہی
بندھایوں رحمتوں کا تار پیہم
برستی جیسے ساون کی گٹری ہی
خوشی میں ہنس پڑے گل کھلکھلا کر
کھلی غنچوں کے دل کی گٹری ہی
بیابان عسب گلشن گیا بن
بنا ہر خار پھولوں کی چٹری ہی
جلال احمدی سے تھر تھر کر
بنائے قصر کبریا گر پڑی ہی
زبان موس کی بھی حیرت ہے بند
نہ اک زگس ہے سکتے میں گٹری ہی
ہے فیض احمدی وہ طرہ گلشن
گل خورشید جسکی پنکٹری ہی
کف پائے پیہ کے مقابل
گل فردوس کی پتی گٹری ہی

لب رنگین اگر ہے سلک مرجان محبت کی ہی محبوب خدا سے خیال زلف میں ہوں پایہ زنجیر ترپ دلی نہیں تھمتی ہے ایک دم ہے اکسیر اپنی وہ خاک و پاک شد لولاک کی بہت ہوں بیدل	مسلسل دانست موتی کی لڑی ہی بحمد اللہ کہاں قسمت لڑی ہی ازل سے عشق کی بیڑی پڑی ہی ہے دل پہلو میں یا جیسی گئی ہی موس ڈھونڈتا بوٹی جڑی ہی ہزار ادلے ہوں قیمت بڑی ہی
---	--

حضرت مصطفیٰ درایم حبیباً مطہراً و تماشائی شد

نہ لڑکوں میں خیر الوری کھیلتے تھے روایت ہے چاند آپ کرتا بائین فرشتے جھولا تھے حضرت کا جھولا نہ رکتے تھے کچھ پاس دیتے لٹا سب ہوئے مات کا فریہ جانبا زبان کین بتوں کے کئے ٹکڑے تجھانے توڑے تھے قدرت کی کھیل انکے سب کھیل بیدل	وہ کچھ کھیل اپنا جہاں کھیلتے تھے پڑے مہد میں مہ لقا کھیلتے تھے ملک انکے جھولے سے آکھیلتے تھے یہ بازی وہ راہ جہاں کھیلتے تھے یہی بازی ان بار کھیلتے تھے یہ کھیل اشرف الانبیاء کھیلتے تھے وہ کھیل ایسے عجیب نہ کھیلتے تھے
---	---

عرض سلام بجناب حبیب اللہ الامام

السلام لے لوزحق را منظری چرخا ز چرخ و تا ایستد مہ ندید کے رسد و ستم بدامانش کا دست لے خوشا کر انجام صہبائی طور	اے ثنا خوانت حبیب اللہ اکبری چون تو محبوبی ہمایون منظری باوشاہ و سن گدای احقری جرعہ ام بخشی و گویم دیگری
---	---

لا مکان سیری ازان ہم برتری پیشواے دستگیری سیری اے خوش اندامی معطر پکیری چون تو خوش صلی گرامی گوہری ایسی خواند ز حکمت و فتری تو در ان انجسم چو ماہ و نوری بر روان پاک آن دین پروری تحفہ مازین نباشد خوشتری برد رت آوردہ ہوا زہری	کے رسد فکرم تو صیفش کہ است سروری ز نیان جزاں است کہ یافت شد مطیب طابہ از طیب خوشت کیست از عالی نژاد ان جهان چہیت این گزشت از اسرار غیب چچو انجسم جہ خیل انبیاست ہر دم از ماصد سلام و صد ورود یا رسول اللہ پذیر از ماسلام یک نظر بر زاری بیدل کہ او
---	--

محبوبیت مصطفیٰ و غریب حب محبوب

وہ مولیٰ کو مقبول بندہ نہیں ہے نہوں خوش تو خوش حق تعالیٰ نہیں ہے مگر آپ سے کوئی پیارا نہیں ہے بہت دیکھا پر کوئی نہ نہیں ہے تمہاری تجلی پہ پردہ نہیں ہے کہ فردوس اعلیٰ کچھ اعلیٰ نہیں ہے بہری دلمیں کیا کیا تمنا نہیں ہے امید اپنے منعم سے کیا کیا نہیں ہے تمہیں ہو کوئی حامی لہنا نہیں ہے	جسے حب محبوب مولیٰ نہیں ہے وہ ہوں جس کرشی خدا ہی ورنہ میں سب انبیاء یوں تو پیار خدا کے ازل سے ابد لا مکان سے نہیں تک ہے پردہ انہیں پر نہ دیکھیں جو کو ترا روضہ دیکھیں جو جوان تو سمجھے ملون منہ کو تو دوسرے غلین جوں یہاں کے مدارج وہاں کے معارج قیامت میں جان کنڈنی میں لحد میں
---	--

تمہیں سکیوں کی ہو غنچ اور نہ
قدم تھک گئے چلتے چلتے طلب میں
کیا خون مرے دل کا بیتا بیون نے
یہ ستر پہنچے اس ستان پر الہی
ستر پہا ہر دل ام بخود ہوں ادب سے
لب جانفزا کا ہے کام اب کیا
خبر لیجئے اپنے بیدل کی شاہ

زمانہ میں کوئی گنہگار نہیں ہے
پتا تک بھی منزل کا پیدائش نہیں ہے
ذرا تھامے دل کوئی اتنا نہیں ہے
سیر عرش معلیٰ نہیں ہے
کہ بندے کا مولیٰ پر عوی نہیں ہے
کہ کچھ دم میں دم غم نے چھوڑا نہیں ہے
کوئی اسکا جزوات والا نہیں ہے

گفتاشانی خاتمہ نگین نگار عرض سلام و بیچ حضرت امیر مختار

ہو سلام ان پر برب جنگے برب گنزار ہے
شعر میں جب بیان رو سے پر نور ہے
دل مرا اسکے تصور میں تجلی زار ہے
چاندی آنکھوں میں نالور گل نظر میں خار ہے
میرے آگے سناوٹھا اور بھانگ گس کے پھول
زعفران روز دہرائی فی خندان حضور
ہے جو دلیں کو کب دوسری دمان کا خیال
جو بنی پر اپنے دیوانہ ہو مائل ہو وہی
دل کسی کا دل ہو جسے دل لگا یا آپ
جلو نور نبوت دیکھو لے اہل نظر

سبیل ریحان سجی خوشتر و با کا خار ہے
مطلع الانوار میرا مطلع الاشعب ار ہے
آسمان پر چاند جب کا طالب دیدار ہے
جب ہے آنکھوں میں جمال سید ابرار ہے
زگسین چشم بنی کی اک نظر درکار ہے
زلف کے سودا میں خون ہر نافہ تار ہے
جو ہما آنکھوں میں آنسو کو کب سہارا ہے
جو ہواست کئی الفت میں ہی ہشتیار ہے
عشق حضرت کا نہیں جس دلیں میں بیکار ہے
عکس سے روشن دینہ کا درو دیوار ہے

ایام رمضان میں چاند آپ کے اشاروں پر ٹھکتا تھا اور آپ چاند سے باتیں کرتے تھے ۱۲

کیا ہی دندان حول اللہ میں ہو آب تاب
جو چین و غم وہ سینہ اور وہ پیار پیار ملک
آنکے ہاتھوں کا ہو دھوون درمنہ کی
دیکھ کپڑوں کی پہن کہتے ہیں برکات روزگار
بکھرے حق لئے علوم اولین و آخرین
مشک سے کسطح دوخ خط معبر کو مثال
ان لب دندان کی دیکھو سیر لے اہل نظر
پھر لے ہیں اجرام عالی صدقہ ہوتے آپ پر
اپنی ہستی سے کل ہستی خدا لئے بست کی
کیون نہ بھیجیں آدم و جن ملک تیر درو
اپنی بخشش کی توقع ہو تو بوسبات پر
رحم کر مجھ پر خدا یا اس پیر کے طفیل
ہو مدینہ دور اور بیدل ضعیف ناتوان

شرم سے غرق غرق آب و شہوار ہے
نور کا پتلا سدا پانچ محنت ہے
خاک آنکے پاؤں کی کھل ولی الابصار ہے
واہ کیا جتہ ہو کیا چکا ہو کیا دستار ہے
سینہ کیا سینہ ہو اک گنجینہ اسرار ہے
مشک تو ایک خم ناف آہو تاتار ہے
موتیا کے گرد کیا اچھا کھلا گلزار ہے
سبع ستارہ ہیں ستار آسمان دوار ہے
آپ ہی کے نور سے ہر نور کا اظہار ہے
تم ہو محبوب حبیب امیر خنداکا پیار ہے
تم شفیع الدین ہیں ہو اور خدا غفار ہے
درو پر ہیں درو اور آزار پر آزار ہے
رحمہ للعالمین کی اک کشش درکار ہے

ایں اشعار است کہ در ماہ محرم سنہ یک ہزار و صد و پچاس ہجری ہنگام باریابی مدینہ
منور زاد ہائے شرف و تعظیما تالیف کردم خاص وقت حصول شرف زیارت
روضہ مقدسہ اودائے فضلہ و کرم باموقف عرض حضور سالت آبادی آدم و اکھ بر شد

کرنا ہوں شکر حق کا پیر کے سامنے
طالع کو میرے دیکھنا اللہ لئے عروج

پہنچا یا مجھ کو روضہ انور کے سامنے
پہنچا ہے ذرہ مہر منور کے سامنے

رکنا جو چاہو پاک نگاہ اور خیال کو
 دنیا میں ہر نشاط و عیش میں ہر ثواب
 و بول پڑ سکے ہو سہی تو غیر ایک جان
 کثرت ہوئی ہر وحدت آدم کج سے
 تعریف کیوں نہ کیجے بیدل کج کی
 دلگی پناہ آنکھ کی عصمت کج ہی
 دنیا کی اور دین کی نعمت کج ہی
 دو جانیں جو دیتا ہو وحدت کج ہی
 وحدت کو کرتا منظر کثرت کج ہی
 اپنے رسول پاک کی ہمت کج ہی

فرمان مرقع الاشباح والارواح و تشریح سنت کمال

خلاق و جهان کی ہدایت نکاح ہی
وہ حکم جو کبھی نہوا نسخ اور نہ ہو

[illegible]

یہاں کا سرور ایک دفعہ سننے سے
 گھونٹ گلے تک بھی نہیں اڑا
 ہے انسان مجبور و مختیر
 اور تپا پتنگ ضرور ہے لیکن
 کھالی ہوا کچھ پھر تو سدا کو
 ہر دم کوچ کی ہن آوازیں
 مای غضب آنکھیں نہیں کھلتیں
 کوئی نہیں مشکل میں کسی کا
 چھوڑ دی بیدل سب قصہ و کو

قصہ شریرا شعلہ حسن
کتاب قی بھی سے بس ہے
سننے مثال اسکی جو ہوں ہے
ڈور اسکی تو پرائے بس ہے
تو ہی اور تربت کا قفس ہے
طبل حیل ہر بانگ جرس ہے
جاگو جاگو کتاب حسن ہے
وقت پہ باکس بھی بیکس ہے
اللہ بسر اور باقی ہوں ہے

منقبت سيدنا الغوث الاعظم قدس الله سره الاكرم

نر جو حسن دارا می محی الدین جیلانی
 شریعہ فضیلتی سر کو گلیا جو محبت پرین
 کہ ایک عالم ہے شیدائی محی الدین جیلانی
 وہ پیر سرشار و سہانی محی الدین جیلانی

ساجد شریف حضرت غوثؒ کو لکھا: قصیدہ غزلیہ کا بابا غطاب کو خطاب کر کے فرماتے ہیں: شہرِ فضل علیٰ من بعد کسی مینی تھے شہرِ باب
عشق دانی سے بڑی محبت ۱۲

رجال الغیب میں ملائکہ آتے خدمت میں
وہ محبوب الہی ہیں مصلوب خدائی ہیں
وہ پایا پر قاب و لیا پر سمئے یہ پایا
قدم گرد نہ لینا کیا تعجب ہے جو سچ پوچھو
بلند آواز ہو نیت طہولی فی السما وقت
ستاری سب سے چہرے اب ابد چمکیگا شمس کا
جوفانی حق میں ہیں مظہر مہر و فضل الہی کے
نہیں کچھ آج سے عرو شرف مجد و اکرام انکو
بنی کے ساتھ پڑھتے ہیں وصال بنی پریم
نزدہ رہنم کرے تو وہ نیا میں کہیں آئے
دکھاؤں کمیہ اگر کو کہ لے اکیس عظم و یک
لکھوں اب علیہ نور بدن نازک تھا اولاد
جو شعلہ نور کا دیکھے جو جلوہ طور کا دیکھے
کبھی نہ چاند سوچ دو چار آنکھیں نہیں کھلتے
ہوں رضوان کو سیر نہ جنت کی سٹ جاگے

زہے دربار والائی محی الدین جیلانی
ہے ہر دل میں تولائی محی الدین جیلانی
ہیں سب خاک کف پائی محی الدین جیلانی
ہے تلی آنکھ کی جانی محی الدین جیلانی
زہے شان معشائی محی الدین جیلانی
تہے محبت تجلای محی الدین جیلانی
عطای حق ہو اعطائی محی الدین جیلانی
یہ ہے میراث آبائی محی الدین جیلانی
ہیں زمین بھی تو معنائی محی الدین جیلانی
جلائے دین کو آئی محی الدین جیلانی
ہے خاک کف پائی محی الدین جیلانی
تھا گورازنگ زیبائی محی الدین جیلانی
وہ دیکھے نور سیما محی الدین جیلانی
ہیں جو محو محبت محی الدین جیلانی
جو دیکھے خط خضرائی محی الدین جیلانی

۱۔ یہی حضرت غوث پاک کا شعر طہولی فی السما والارض وقت۔ یعنی میرے نقارے زمین و آسمان میں بجائے گئے
۲۔ یہ ایک شعر کا ترجمہ ہے جو حضرت غوث نے ایک قصیدہ ہائیمین فرمایا کہ اگلے شمس سب چمکے اب ہمارا شمس ہندی کے
افق میں ہمیشہ چمکے گا اور اس مضمون کو نسبت حضرت غوث پاک کے حضرت مجدد الف ثانی نے بھی کتبات میں
تسلیم کیا ہے ۱۲۸۵ھ اسلئے کہ آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۲۸۵ھ صورت مبارک کا بیان اسلئے لکھا کہ جو کوئی
مشرق نہایت خواب درویش میں ہو تو پہچان لے ۱۲۸۵ھ

سکندر ڈھونڈتا پھرنا ہی چمکے بجوان کا
سیارہ قد تھا خط گنجان تھا اور سینہ چوڑا تھا
قریب در دور کیسا نجل جاتا مجلس میں
بیان و عظم میں ہوش کر دیتے ہزار و کو
زمین سے عالم بالا تک اس کا بول مارا تھا
چمکتی ہوئی گل میں ہی بلبل چمک ہوتا
الہی اس دل مردہ ترنہ فسرہ میں جان دو
الہی دستگیری کر کے بلا دے کہہ بکو
الہی کشتی تبدیل تلاطم سے بچا لہو

نہیں دیکھے جوبہائی محی الدین جیلانی
زہے ترکیب اعضائی محی الدین جیلانی
کلام مجسمہ آمانی محی الدین جیلانی
چمک و مٹا جو مینائی محی الدین جیلانی
تھا ایسا سرور عنائی محی الدین جیلانی
ہوئی ہیں طبع پیرائی محی الدین جیلانی
روح رحمت افزائی محی الدین جیلانی
بجی دست بالائی محی الدین جیلانی
باجرا سے مددائی محی الدین جیلانی

سخن پر حزن و شہادت ماحسن

نبی عاشق تھے ویدار حسن کے
تھے فرمائے نبی یہ گل ہے میرا
ہوا اس گل کا اب صد چاک سینہ
دیا ظالم نے ایسا زہر قاتل
گئے برگ خزان کی طرح مرجھا
لگا خون آنے اس سال کبد سے
کیلجہ نکٹا جساتا ہے گویا
نہیں اب فاطمہ کچھ کون پوچھے
علی مرتضیٰ بھی اب نہیں جیف

تھے شائق سیر گلزار حسن کے
کیا کرتے تھے نظارے حسن کے
ہوئے ٹکڑے دل زار حسن کے
گرے کٹ کر جگر پارے حسن کے
ترو تازہ وہ زخارے حسن کے
لمو کے چھوئے فوارے حسن کے
جگر پر چلتے ہیں آراء حسن کے
یہ آنسو چشم مبار حسن کے
جو ہوں فریادیں پیارے حسن کے

خدا پر چھوڑ بیدل ظالمون کو وہ بدلے لے گا آزار حسن کے

اشعار حسرت افراذ شہادت حسین شہید کربلا

کم قیامت بنین شاہ شہادت تیری
آہ اسوقت پر آشوب میں ہم کیوں نہ ہو
جسکے گھر کے ہوں غلام آہ اسی قتل کرین
رحم کچھ سنگدلون نے نہ کیا پر نہ کس
کتنا چلا یا کسی نے نہ سنی اک فریاد
گھونٹ بھر پانی تو مارہ نہ ہوئی کمرہ افول
آہ محبوب خدا دیتے تھے جسپر بوسے
بی تیزون نے کیا کچھ بھی نہ تیرا ادب
آہ بد بختوں کے گھوڑوں کے سموں کے روندا
کیا ہوا اگر تھے بد بختوں نے پانی نہ دیا
اشقیات تیری محبت کا مزہ کیا جانین
رکھ سدا آل سپہ کی محبت بیدل

تضرع و فریاد بدرگاہ رب العباد

پچھنسی ہو میں کشتی آہ رب اغفر لی وارحمنی
نفس اندھ کر تباہ لایا شیطان اُدھر پہ
کون ہو میری پشت و پناہ کون مراد مل جائے آہ

۱۱۔ کون ہو کجائت و کسوا اسد قتالی کے اے پروردگار بخش چکو اور رحم کر چھپر

تو سب کا سجود جاہ تو سب کا معبود والہ
جو چاہیگا عفو گناہ بخشے گا اسکو اللہ
ماہی رض سے لے تا ماہ عفو کی تیری ہر خواہ
عمر کی غفلت میں آہ نامہ عمل کا ہوا سیل
کچھ نظر تیری نہیں پناہ جاتی ایک سپر نگاہ
جیسی نہنگی یا اللہ دنیا میں باعز وجاہ
روز قیامت یا اللہ بیدل کا شفاعت خواہ

دعای عام جامع المرام کہ دراختتام مجالس عظام خواندہ میشود

محمدؐ پہ بھیج اپنی رحمت الہی
تمام آل و اصحاب پر بھی ہو رحمت
مدد کیجو ملت مصطفیٰ کی
محدث رہیں کر لے تھاری روایت
رہیں مسند شرع پر اہل فتوے
جو ہیں نیک رکھ انکو نیکی پہ قائم
رواہل حاجت کی حاجت ہو یا رب
بچاؤ خدا قحط کی سختیوں سے
وہا دور رکھ امت مصطفیٰ سے
ہو کیسا ہی غم دور کر اسکو یا رب
جو بانی ہے اس مجلس باصفا کا

وہ رحمت کہ ہوتا قیامت الہی
ہواست پہ ظل عنایت الہی
شرعیات رہے تا قیامت الہی
ہوں محفاظہ محو تلاوت الہی
رہیں اصفیا تاج امت الہی
جو ہیں بدر انکو ہدایت الہی
مریضیوں کو ہو جای صحت الہی
رہے در فشان ابر رحمت الہی
سب آفات رکھ سلامت الہی
کہ ہر شے پہ ہی تجھ کو قدرت الہی
وہ پاسے سدا خیر و برکت الہی

پڑا جس نے اخلاص و صدق لے	وہ مقصد کی پائے بشارت الہی
شہا بن محبوب نے صدق و صدا سے	سلامت رہے وہ جماعت الہی
یہ بیدل بھی اپنی مرادوں کو پہنچے	سے دین و دنیا کی نعمت الہی
ترجیع بند بر شعر ولید بن شرف الدین مصلح بن عبد اللہ المعروف شیخ سعدی شیرازی	
بگو تا چہ اسے گلبدن گویت	چمن بلکہ رشک چمن گویت
باب رشک لعل میں گویت	برتن غیرت نستان گویت
سمن بوی و گل پر بن گویت	چراغ زمیں و زمین گویت
نخو انم قمر نے پر بن گویت	شعل رخ ذوالسمن گویت
ندائیم کد امین سخن گویت کہ بالائری زانچہ من گویت	
تری طرح میں لنگ پای دلیل	زبانو نہ ہر تنگ میدان قیل
تری قدر چاہئے ہے رب جلیل	سیمان نہ واؤ دے ہر قیل
اگر وح کا دم بہرے جبریل	لکھتے تھک تیرا وصف جلیل
نہو جبکہ طے یہ بیان طویل	یہی کہتے بن آئی اسے بعدیل
ندائیم کد امین سخن گویت کہ بالائری زانچہ من گویت	
جہان تو ہی وہاں کسا ہو گا گذر	بشر کیا فرشتوں کے جلتے ہیں پر
ترا نور ہر نور میں جسلو گر	تو فرما زو اراض و افلاک پر
جو اونگلی اوٹھاوی تو شق ہو تر	بلاوے تو پاس آوے چکر شجر
قدم رکھے تو موم ہووے حجر	ترے صدقے تھ ہلشہ بحر و بر
ندائیم کد امین سخن گویت کہ بالائری زانچہ من گویت	

وہ تن جب میں معمور نور قسم	وہ جان جسکی اللہ کھائے قسم
وہ رخ جسکا نقشہ ہے باغ ارم	وہ قد جسکے آگے ہوش و خشم
وہ صورت وہ سیرت وہ حسن یم	وہ اخلاق نیکو وہ جود و کرم
کہا تک کروں تیری جنت رقم	زبان پر ہی بیت ہے دم و دم
ندائیم کد امین سخن گویت کہ بالائری زانچہ من گویت	
ترا نور ہے زینت ہر جمال	تری ذات ہے مرکز ہر کمال
تو حادث ہی بیشک مگر بیژال	کرے تیری تجیل خود و بجلال
بہلا بیدل خستہ کے کیا مجال	کرے تیری رحمت کا چرچ خیال
کہ جبکہ سعدی سا شیعین مقال	بصداہ وزادی کہ ای خوش خصال
ندائیم کد امین سخن گویت کہ بالائری زانچہ من گویت	
ترجیع دیگر بطر ز مسدس بر شعر سعدی انا را بعد قبرہ المقدس	
تفکر میں رہتا ہوں صبح و شام	کہوں تجھ کو خورشید یا مہلتا
مگر شان میں تیری اسے مصطفیٰ	میں جو کچھ کہوں اُس سے ہے تھو
چہ نعت پسندیدہ گویم ترا علیک الصلوٰۃ ای نبی الوریٰ	
ہوئی آپ پر خستہ پیغمبری	زبور آپ کی وصف ہے بہری
صحیفوں میں جید ثنائیں تری	بشر سے ہو کب تیری مدح تری
چہ نعت پسندیدہ گویم ترا علیک الصلوٰۃ ای نبی الوریٰ	
لے بیروا میں کچے فضائل و کمالات میں ہرگز زوال نہ آئے گا ۱۰	

بشر تیری صورت کے دیوانے ہیں
بنی چشم میگون پرستانے ہیں
جنون محبت میں فرزائے ہیں
ملک شمع عارض کے پرانے ہیں

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

کسی پر جو ہوتا ہے جو بن کمال
ترے خوشہ چین شمس بدرو ہلال
اُسے چاند سورج سے دیون مثال
مشاہد کون کس سے تیرا جمال

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

وہ ابرو مقوس ہے طاق حسم
وہ صولت کہ تھرائیں شیراجم
دم تیر دیکھو تو تیغ دودم
وہ ہیبت کہ گرجائیں کسری جم

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

بظاہر تو گو ساکن خاک ہے
ترا زینہ بام نہ افلاک ہے
ترا قدر دان ایزد پاک ہے
جہان تو ہے گم عقل و ادراک ہے

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

سرافیل گر ہو ترنم سرا
ہر اک صوت میں لاکہ بیخ و شا
کرے صور میں نغمہ لاکھوں ادا
ہنوز کر پورا کبھی آپ کا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

ہوئی غوطہ زن جبکہ فکر سا
نہ شایان ترے کوئی مضمون ملا
مضامین چنے عرش سے تارے
کہا آخر شش یکہ اسے مصطفیٰ

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

زبان تھام دیکھ اپنا بیدل مقام
کہان تو کہاں ذکر خیر الانام
ہے بہتر کہ تو عرض کر اب سلام
یہ سعدی کا پھر طرے سے پڑہ کلام

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای بنی الورے

کلام در اوصاف حسنین علیہم السلام

تھے علی وفا طہ کے نورین
فاطمہ کا ماہتابان ایک تھا
ایک تھا برج بنوت کا تشر
غیرت لعل پریشان ایک تھا
ایک بتان علی کا تازہ پھول
حضرت حیدر کا پیار ایک تھا
ایک تھا زہر ہلاہل کا شہید
یان شہادت پانی دان جو بجھے
جو مجھ سے آؤں گا ہے محبوب حق
چاہے گر بیدل ہو کامل خاتمہ
ایک شہزادہ حسن و دل حسین
مرقعی کا مہر خشان ایک تھا
ایک تھا درج رسالت کا گھر
روش یا قوت زمان ایک تھا
اک بہار بلخ شاداب بول
زہرہ کی آنکھوں کا تارا ایک تھا
ایک تھا شمشیر قاتل کا شہید
دونوں سردار اہل جنت کے موعے
جو ہے دشمن آؤں گا ہو غضب حق
رہ سدا شہیدائے آل فاطمہ

انضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است

یا بنی سلام علیک	یا رسول حکام علیک	یا حبیبی سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آپ اس الانبیا ہیں	آپ تاج الاولیاء ہیں	آپ محمود الثانیین	آپ مقبول العسی ہیں
یا بنی سلام علیک	یا رسول حکام علیک	یا حبیبی سلام علیک	صلوات اللہ علیک

آپ سلطان مدینہ	امید و وحی و سکینہ	نور سے مہمور سینہ	مشک سے بہترین
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
اولین مہج خلایق	مرکز و حقیقت	فائقون بھی و فائق	جو شایعہ سولاق
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
لا یجوز ایمان تہر	کیونکہ جو ایمان تہر	مہربان رحمن تہر	خلق سبحان تہر
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
حقہ دی معراج تکو	اور غشاہ تکو	دو جہان کا راج تکو	دین سلطانین راج تکو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
تم ہو محبوب الہی	تم ہو نور و صف شامی	ماہ سے لے تا پہاڑی	سب سے دی تہر گوی
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
ہجر من کل ہجرینا	دل ہوا چاک اور سینہ	تھا یہ میرا سفینہ	یا شفیع المذہبینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کاش جان حضور کی	دور ہو جانی یہ دوری	ولی حیرت ہو پوری	وکیلون و مشکل فوری
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کیا کرو بدل شکستہ	اور ہجران کی حکایت	پنج و غم پر بے نہایت	کیجئے بند عنایت
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
و اما اسئلک اللہ	ترجہ لا معبود سواہ	لا الہ الا اللہ	ہو اللہ علی تلجاءہ

اے خدا میں نے تیرا نام پختہ کچھ پڑھ لیا ہے کہ میں تیرا دل سے تیرا اشارہ ہو گیا کہ میں تیرے کونین پکار رہا ہوں عبادت
کے واسطے کہ میں تیرے پاس آؤں اور تیرا مہمور ہو کر تیرا جہان ہوتا ہوں کہ میں تیرے دربار میں ہوں تیرا مہمور ہوں تیرا

لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
جنتنا بک یا دیان	مترجما و ملک الحسن	فائقون بھی و فائق	یا حسان یا ممان
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
یا بک مولیٰ ما وانا	لا نظیر لنا خیر لانا	مخیر عبدک مولانا	فائقون بھی و فائق
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
لیس لنا من شیئین	من کرمات تعیننا	فضلک مولیٰ یقیننا	مترجما و ملک الحسن
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
ہے ربی فرم عین	و الرقی خیر الدارین	زیدی یا رب الزین	و ازفع عقی کل الشین
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
ترت و الحسب الدار	و لعل شری فی الدار	استکانت لا شری	جنت فیہا الا انہار
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
غیر کہ صبی من یؤوب	امتا صبر کانت معین	امتا صبر کانت معین	ربنا غفور و رحیم
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
دی بخر من بحر النار	جادک فی خیر الخیر	شفیع فینا یا غفار	سیدنا لعلو المخرج
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
رضخ الصلح صلی	نور الحق	خیر الخلق نبی اللہ	حقن الخلق ولی اللہ
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ
ندعوک رب الارباب	یا بک للذاعین قارب	صل وسلم غفر حسب	علی اللہی نعم الاصل
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	امتا رسول اللہ

کبھی یہ شعرا بھی محافل میلاد خیر الانام میں وقت قیام پڑھ جاتے ہیں
اے خدا میں نے تیرا نام پختہ کچھ پڑھ لیا ہے کہ میں تیرا دل سے تیرا اشارہ ہو گیا کہ میں تیرے کونین پکار رہا ہوں عبادت
کے واسطے کہ میں تیرے پاس آؤں اور تیرا مہمور ہو کر تیرا جہان ہوتا ہوں کہ میں تیرے دربار میں ہوں تیرا مہمور ہوں تیرا

آپس عالم میں آو مرجا مرجا لے رحمتہ للعالمین کے مقبول امت کلام السلام ای شاہ عالی بارگاہ السلام ای بحر موحی ہمس السلام ای رحمتہ للعالمین السلام ای نایب دین قیوم السلام ای غزوہ غمگسار بیدل کہیں رحمت کی نظر کون حامی ہوا رہے آپ کے سر پہ لپک حسرتوں میں چہرہ کون بھائی اس دل بخور کو ای طبیب دل دوا کیجے مری ہے یا نہ شہ کعبہ ہوتا نیکی دیکھنے کیا گزرے جسم جان پر عمر غفلت میں ہوئی آخر تمام ایسا بھی پہننے نہ کام چھایا ابھی صورت نہیں مکن مجتہد پر غلام احمد مختار ہوں اتنے خدا اپنے محمد کا طفیل جنتی کر گو سزاے نار ہوں آفت کو میں سے محفوظ رکھ	مرجا ای فخر عالم مرجا مرجا سلطان ختم المسلمین السلام ای جلوہ نور خدا السلام ای خاص محبوب اللہ السلام ای منظر شان جلیل السلام ای مبطل روح الامین السلام ای شافع یوم الحساب السلام ای مہم جان فگار آپ کی دعا ہو میں دے غلام ہو گا بغیر بار صدقے آپ کے کس پر غم اس خیف زار کا ہے تسلی کون اس مجور کو تخت مضطرب ہوں تسلی دیجیے صدمے کیا کیا دیکھنے دکھائی رور مشرب الیگا حساب بن آیا کوئی مجھے نیک کام مقت عمر بے ہوا کھو یا کئے بان مگر تیری دلیں ایک بات ہو گا جسم سمانا اتکا لے اس محمود احمد کا طفیل رنگی میری ہو جیوگی یا کیم اپنی نعمت سے مجھے محفوظ رکھ	ستیا اولاد آدم مرجا مرجا لے حضرت خیر الامام السلام ای سید مولای السلام ای ابر خراج کرم السلام ای صاحب قدر جلیل السلام ای کشف سر قیوم السلام ای مورد اتم لکت السلام ای حضرت خیر البشر کلم سے بھی کتر غلام کا غلام رحمت عالم بہت ربخو ہوں در دہر کس کو دل بیار کا آئے سچا دم خبر لیجے مری ہے لبون پر جان تشفی کیجیے جب اندھیری گویں ہو گا گد سخت حیرانی کی کیا دنگا جو آہ و اویلا درینا حسرتا خواب غفلت میں رہے سو گئے گر تپ میں بد وضع بد کردار ہو واسطہ دو گار رسول اللہ کا بخش مجھ کو گرچہ بد کردار ہوں رنگی میری ہو جیوگی یا کیم وقت ہو جائیگی کا تجیب
---	---	---

اعلان عام کوئی خاص خصوصیات نہ ہو سکتا ہے اس کی تائید کے لئے ان کے اہل حق و باطل کے لئے ہے۔

ہم مجھے کلمہ شہادت کا نصیب جس گدہ میں قیامت کا جوش میرے آقا سے مجھے ملو ایو جب جلیں جنت کو خیر الامام	قبر میں ہوئے لکین جہنم سول دیکھ کر صد اورین عالم کے ہوش دیکھ لوں دل وہ نورانی لقا نیچے نیچے یہ بھی حاضر غلا	رکھت ہو گئی زو و باطل حوض کوثر پر مجھے پونچ ایو پھر ہوں کوثر کا آب جانقا ایکا صدقہ سننے سیکرین
حکم طبع کا خلاصہ لکھا گیا		
خام المطبع		
ای نعم من انیر الاکمل لاکمل احسان کرے نسخہ فصاحت قرآن بلاغت عنوان جان معانی و بیان مصبح زجاہ عرفان وایقان الموسوم بہ نور ایمان تصنیف لطیف جناب حضرت قدوة السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بیدل رحمتہ اللہ علیہ ساکن رامپور ضلع سہارنپور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب صاحبزادہ مولانا حکیم سیان محمد صاحب مدظلہم وستی علی حسین صاحب امیر مداح بشیر زبیر باضافہ اوس کلام حضرت مرحوم کو طرح نہیں ہوا اتحاد و بار مرتب کیا اور شیخ محمد وزیر صاحب خف نشی ولی محمد صاحب کن کیم میرٹھ کی سی سے سال ۱۳۲۵ھ میں مطبع قاسمی میں طبع ہوا قطرہ تیراج نور ایمان از تالیف طبع نازک خیال شیرین مقال قرۃ باصرہ دولت و اقبال غر و ناصیہ سعادت و اجلال شدا یمن میان شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب خلف الرشید خان بہادر جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم شہر میرٹھ دام اقبال و اجلالہ		
پورن احسان خانی نواہن	طبع شد ان چہ تب حیات	سال طبع رشید الدین بھٹ
اولہ		
نور ایمان بار دیگر طبع شد	از کلام ایک مولای نمان	بود مکر سال طبعش درم
از لب طبع رشید الدین	نور ایمان نور ایمان	نور ایمان نور ایمان

”دارالاسلام“ کی شائع کردہ تراش علمیہ

- 1- اُسبین مع حقیقہ و تبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَالِ فِي الْحَقِيقَةِ الْبَرِّجَالِ
پروفیسر غلام سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ (سابقہ صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلمان یونیورسٹی علی گڑھ)
- 4- شَرْحُ الْهَيْزَةِ قَائِلِ الشُّنْسِ الْعَلَمَاءِ الْمُتَوَلَّوِي مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْحَقِّ الْعَنَبِي الْخَيْرِ ابَادِي
وہابیہ رسالہ فی الوجوہ الرابضی للشیخ الحدیث برکات أحمد القوی لکی رَحْمَةُ اللهِ
- 5- اشاعت ضروری: حافظ ولی اللہ بھڑی محبتی: مولوی فقیر محمد کھلی بیہ تحقیق و کمال: غور شید احمد سعیدی
- 6- اروض الحجود (ودود الوجود): علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی
- 7- علامہ فضل حق خیر آبادی: چند عنوانات: خوشتر نورانی علیک (سریانی ماہنامہ ”جام نور“ دہلی)
- 8- حیات اُستاد العلماء مولانا محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلام رسول سعیدی (دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
- 9- مولود کعبہ کون؟ 10- مَن هُوَ مُعَاوِيَةَ؟: مولانا قاری محمد عمران قادری
- 11- الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللهِ: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ
- 12- نور ایمان (دیوان): مولانا محمد عبد المسیح بدیل رام پوری بیہ تعلیم مرزا غالب
- 13- احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: تاج الخول ثناء عبد القادر بدایونی مترجم: مولانا شاد احمد قادری
- 14- دِيْنُ الْفَضْلِ الْحَقِّ الْخَيْرِ ابَادِي، إِدْرَاسَةٌ وَتَحْقِيقٌ لِلذِّكْرِ الْكُتُوبَةِ سَلْبَةِ فِرْعَوْنَ سِينَةُ هُولِ عَبْدِ الطَّيِّبِ
- 15- آداب المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: مولانا شیخ رحمت اللہ کیرانوی بیہ تحقیق //
- 16- رسائل الخیر و الامصار مدینة الانتصار، الشیفة الطرورية فی المباحث الخیریة، حفظ المتوفی عن
لضوء الدین مولانا خیر الدین خورکی دہلوی بیہ تحقیق (والد ابوالکلام آزاد) تقدیم از راجا رشید محمود //
- 17- کلیات کافی: سلطان نعت گو یاں حضرت مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
مع تذکرات و کمالات (نثریات و نظمیات) جمع و تحقیق: محمد رضا اکبر قادری //
- 18- تنج العباد است: مناظر اسلام مولانا سید آل حسن رضوی موہانی بیہ تحقیق //
- 19- جواہر مضیہ رفیعہ (سر سید احمد خان کے افکار کا ابطال): مولانا غلام دستگیر قہروری بیہ تحقیق //
- 20- مسند ابی بکر الصدیق: امام ابی بکر احمد بن علی مروزی بیہ تحقیق مترجم: محمد رضا اکبر قادری زیر ترجمہ
- 21- امیر الکلام سن کلام الامام (اقوال حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ): پروفیسر مولانا اصغر علی رومی بیہ تحقیق و کمال
- 22- وسیلہ ہدایت (ثبوت جواز توسل): مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری بیہ تحقیق زیر طبع
- 23- مضامین اقبالیات: سید نور محمد قادری زیر ترجمہ

اوج ادب دین کے فروزاں نقوش

حضرت خواجہ غلام فرید (کونٹ مکن)

ماہر محمد اقبال قادری

مفتی غلام سہروردی

سید محمد دیدار علی شاہ الہوری

حامد حسن قادری

سید ابوالحسنات محمد احمد خان قادری

سید ابوبکر علی رضوی

پیر غلام دستگیر نائی

سید ابو القلیق امامت علی نظامی

رافق محمد افضل نقیہ

خانقاہ عالم الدین مظہر

محمد حسین بیچین رقی پوری

خواجہ غلام فخر الدین سیالوی

پیر نعمت آبادی

محمد اعظم چشتی

عبد محمد خان ہمدانی

ابوالخاثر قداح حسین فدا

سید یحیٰی الدین سہروردی

بشیر حسین نانکری

حضرت خواجہ محمد یار فریدی

مولانا اصغر علی روتی

سید محمد اکرام الدین بخاری

مولانا ابوبکر محمد شریف فٹووی

محمد یعقوب حسین ضیا، القادری

مفتی احمد یار خاں سالک نعیمی

ماشق حسین سیماب اکبر آبادی

مولانا محمد بخش مسلم

مولانا غلام محمد ترمذی

شمس الحسن شمس بریلوی

سید محمد مرغوب اختر الحامدی

سراج الحق خان قادری سیالوی

اسغر حسین خان انظیر لدھیانوی

مولانا غلام حسین قمری دانی

محمد علی ٹھوڑی قصوری

پروفیسر فیاض احمد خان کاشمش

حفیظ صاحب

سید انیس الدین نعیمی گیلانی

پروفیسر محمد اکرم رضا